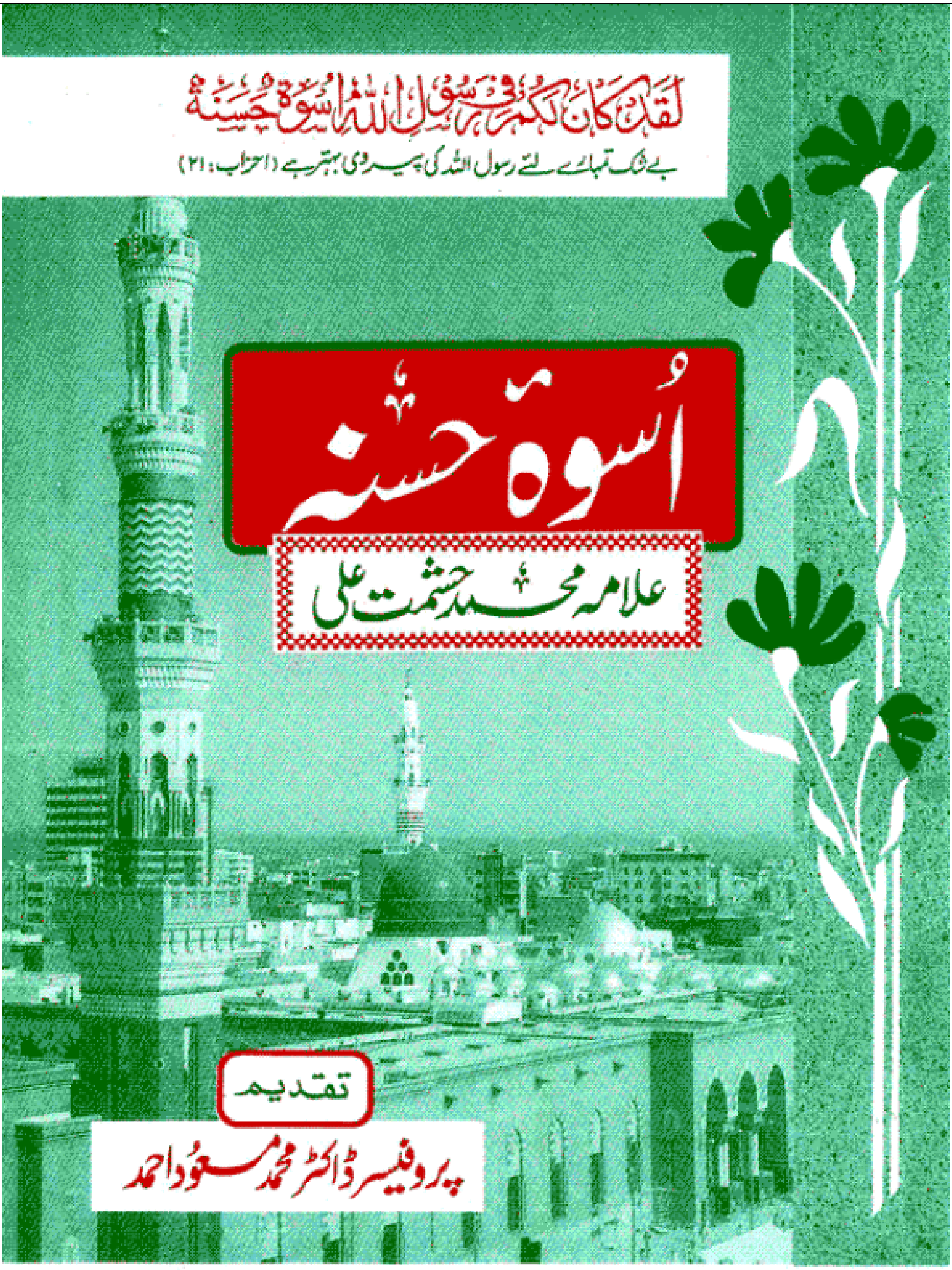

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (احزاب: ۲۱)

اسوۂ حسنہ

علامہ محمد حشمت علی

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی سندھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (احزاب: ۲۱)

اُسوۂ حسنہ

علامہ محمد حشمت علی

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اِدارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی سندھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب اسوۂ حسنہ

مؤلف علامہ محمد حشمت علی

تقدیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

طابع حاجی معراج الدین مسعودی

طباعت ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء

مطبع شہکار پریس، کراچی

تعداد ایک ہزار

قیمت ۴۰ روپے

ملنے کے پتے

۱ ------ ادارۂ مسعودیہ، ۲ / ۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

۲ ------ المختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی

۳ ------ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، لاہور

ابتدائیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(۱)

انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ وہ اپنی انفرادی، عائلی، اجتماعی، قومی اور بین الاقوامی زندگی کیسے گزارے؟ ----درندوں، پرندوں اور حیوانوں کے سامنے یہ مسئلہ نہیں---- انسان سنور گیا تو جہاں سنور گیا، انسان بگڑ گیا تو جہاں بگڑ گیا---- ہم انسان کو بگاڑ رہے ہیں، جہاں کو سنوار رہے ہیں---- افسوس ہم کیا کر رہے ہیں! ---- لاکھ سنواریں، نہیں سنور سکتا---- لاکھ بنائیں، نہیں بن سکتا---- جب تک انسان نہ سدھرے، جہاں نہیں سدھر سکتا۔

انسان وہ ہے جس کی خوبیاں اس کے ساتھ ساتھ ہوں، وہ جہاں ہو اس کی دولت اس کے ساتھ ساتھ ہو---- انسان وہ ہے جو چمکتا بھی ہو، چمکاتا بھی ہو---- جو چمک دمک کا محتاج نہ ہو---- وہ انسان ہی کیا جو دولت کے سہارے جیتا ہو، عہدوں کے سہارے محترم ہو، بڑی بڑی جاگیروں کے بل پر اتراتا ہو، لمبی لمبی کاروں کے بل پر پھولتا ہو! یہ سب آنی جانی اور فانی ہیں---- یہ مخدوم نہیں، خدمت گار ہیں----

افسوس جو انسان کے محتاج تھے، انسان ان کا محتاج ہوگیا..... افسوس یہ کیا ہوا!

انسان کو من کی صفائی کی ضرورت ہے..... من صاف نہیں، تن صاف ہو نہیں سکتا..... پالنہار نے من کی صفائی کی بات کی، انبیاء و صلحاء کی اطاعت کی ہدایت کی، اور پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل نمونہ بنا کر بھیجا، کیسا کرم فرمایا! ..... آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، آپ کی پیروی کو اپنی محبوبیت کا وسیلہ بنایا..... سبحان اللہ!

ہم کو زندگی پیاری لگتی ہے پھر نہ معلوم کیوں زندگی والی باتیں اچھی نہیں لگتیں، موت والی باتیں اچھی لگتی ہیں..... زندگی مفت مل رہی ہے پھر بھی قبول نہیں..... موت مہنگی مل رہی ہے، پھر بھی قبول ہے..... افسوس ہماری عقل کو کیا ہوگیا! .....

(۲)

اس کریم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ انسان کے ساتھ ساتھ انسان کو سنوارنے والے بھی بھیجے..... انھوں نے حیوانوں کو انسان بنایا، اب یہ ہماری بدقسمتی و کوتاہ اندیشی کہ ہم اُن کی پیروی کر رہے ہیں جو انسانوں کو حیوان بنا رہے ہیں..... مگر ہم تو انسان ہیں، ہمیں انسان ہی بننا ہے.....، ہمیں اپنے طرز عمل کی اصلاح کرنی چاہیے اور یہ جب ہی ممکن ہے جب خوابیدہ غیرت بیدار ہو۔

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا

بیشک وہی بات اچھی ہے جس کو وہ اچھا، اچھی کہے اور وہی بُری ہے جس کو وہ اچھا، بُری کہے..... اچھی باتیں آن کو پسند ہیں اس لئے اچھی باتیں بلند ہوتی ہیں اور اچھے کام ان باتوں کو اور بلند کر دیتے ہیں..... اس راز کو قرآن حکیم نے کھولا..... ہمیں تو کچھ نہیں معلوم..... ہم نے پستیوں کو بلندیاں سمجھ لیا اور بلندیوں کو پستیاں..... نظر جب حق نہیں ملتی، حقیقت آشکار نہیں ہوتی..... تو پھر ان کی طرف کیوں نہ دیکھیں اور ان کے دامن سے کیوں نہ وابستہ ہوں جو اشیاء کی حقیقتوں سے واقف ہیں، خود فرما رہے ہیں اور سچ فرما رہے ہیں۔ "کہ میں اشیاء کی حقیقتوں سے باخبر ہوں" .....

(۳)

آن کی باتیں، اللہ کے حبیب کی باتیں، زندگی کی باتیں..... وہ ہم کو زندگی کا چمکتا چہرہ دکھا رہے ہیں، ہم موت کے بھیانک چہرے کی طرف لپک رہے ہیں..... وہ اندھیروں سے اجالوں میں لے جا رہے ہیں، ہم اجالوں سے اندھیروں میں جا رہے ہیں..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی باتیں سارے جہان کے لئے ہیں..... سب کی دولت ہیں..... سب کا سرمایہ ہیں۔

دنیا کے کتب خانوں میں کتابیں بھری پڑی ہیں، کتابوں سے لائبریریاں پٹی پڑی ہیں..... ایک سے ایک بڑھ کر اچھی باتیں، پیاری پیاری باتیں مگر جیسے کاغذ کے پھول.....، جیسے سہانے سپنے..... مگر ان کی باتیں زندہ باتیں، مہکتی باتیں، چمکتی دمکتی باتیں..... وہ بھی زندہ ہیں، ان کی باتیں بھی زندہ ہیں..... زمانہ نہ ان کو مٹا سکا اور نہ ان کی باتوں کو مٹا سکا..... وہ تو سارے عالم کو سنوارنے آئے تھے، سنوار گئے اور سنوار رہے ہیں۔

سب کی باتیں حرف و آواز کی باتیں، ان کی باتیں زندگی کی باتیں۔۔۔۔ ایک ایک بات میں زندگی، عمل کرنے والے زندہ ہو گئے، اور مُردوں کو زندہ کر گئے۔۔۔۔ جو عمل سے محروم رہے، زندگی سے محروم رہے۔۔۔۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی، اللہ کا عظیم انعام ہے، ڈیڑھ ہزار برس بیت گئے، نظروں کے سامنے ہیں۔۔۔۔ یہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں، یہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں۔۔۔۔ دنیا مٹانے پر تلی ہوئی ہے، خود مٹ رہی ہے۔۔۔۔، وہ مٹے ہیں، نہ مٹیں گے۔۔۔۔ مٹانے والے مٹ رہے ہیں، دلوں سے مٹ رہے ہیں اور مٹتے چلے جائیں گے۔۔۔۔ ان کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔۔۔۔ کسی کی زندگی ایسی تابناک نہیں۔۔۔۔ ان کی زندگی، پوری زندگی، تاریخی زندگی، عملی زندگی، سب کے لئے کافی زندگی۔۔۔۔ اللہ اکبر! ہم تو اپنے قریبی ساتھیوں کے احوال سے بھی بے خبر ہیں۔۔۔۔ مگر ان کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔۔۔۔ کیسی حیرت ناک حقیقت ہے، کبھی سوچا بھی!

ان کی زندگی کا مطالعہ کیجیئے کہ وہ پڑھنے کے لائق ہے۔۔۔۔ ان کے فضائل و کمالات پر نظر رکھیئے تاکہ احساس عظمت کے ساتھ محبت پیدا ہو۔۔۔۔ محبت سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔۔۔۔، اطاعت سے زندگی بنتی، سنورتی چلی جائے اور ملت زندہ ہو جاتے۔۔۔۔ ان کی اطاعت ہی مطلوب و مقصود ہے، ہر حال میں ان کی رضا پر نظر رکھنی ہے تاکہ ہم پر اس کریم کی رحمتیں نازل ہوں ؎

مژدہ اے دل کہ بہر استقبال
رحمتش بیقرار می آید!

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چاہنے والوں اور نہ چاہنے والوں سب ہی کو زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا ادب سکھایا۔۔۔۔ لوگ حیران ہوتے چلے گئے، وہ سکھاتے

چلے گئے۔۔۔۔ اللہ اکبر! ان کو اپنے امتیوں سے کتنا پیار تھا! ۔۔۔۔ایسا پیار تو کسی باپ نے اپنے بیٹے سے نہ کیا ہو گا۔۔۔۔ ایسا پیار تو کسی آقا نے اپنے غلام سے نہ کیا ہو گا۔۔۔۔ ایسا پیار تو کسی مالک نے اپنے ملازم سے نہ کیا ہو گا۔۔۔۔ ایسا پیار تو کسی بادشاہ نے اپنی رعیت سے نہ کیا ہو گا۔۔۔۔ ایسا پیار تو کسی معشوق نے اپنے عاشق سے نہ کیا ہو گا۔۔۔۔ آپ نے ایسا پیار دیا کہ غلاموں کو آقا بنا دیا، رعیت کو بادشاہ بنا دیا ۔۔۔۔ دنیا کو، غلاموں کو آقا بنانے والے اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔ رعیت کو بادشاہ بنانے والے اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔ آج ساری قوتیں غلاموں کو آقا بنانے اور رعیت کو بادشاہ بنانے کے خلاف یک جا ہو چکی ہیں مگر جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا، جس نے آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی وہ غلام نہیں بن سکتا، اس کی قسمت میں آقائی ہے۔

آج ایک فکری انقلاب کی ضرورت ہے۔۔۔۔ ایسی نگاہ کی ضرورت ہے کہ آپ کی ہر بات اچھی لگنے لگے کہ آپ اندھیروں سے اجالوں کی طرف لے جا رہے ہیں۔۔۔۔ آپ کے دشمنوں کی ہر بات بری لگنے لگے کہ وہ اجالوں سے اندھیروں کی طرف لے جا رہے ہیں۔۔۔۔ یہ عقل کا بھی تقاضا ہے اور محبت کی بھی پکار ہے۔۔۔۔ ہماری محبت کیسی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے لے کے جیتے ہیں مگر کام سب دشمنوں کے کرتے ہیں۔۔۔۔ اس دو رنگی کو ختم کرنا ہو گا۔۔۔۔، ان کے رنگ میں رنگنا ہو گا۔۔۔۔ ان کا بن کے رہنا ہو گا۔۔۔۔ ؎

یک رنگی و آزادی اے ہمت مردانہ!

ہم کہتے تو ہیں کہ اسلام دستورِ حیات ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہیں مگر کوئی ایسی کتاب نظر نہیں آئی جس میں اختصار کے ساتھ، سیدھے سادے انداز سے، مسلسل و مربوط، عام مسلمانوں کے سامنے اس دستورِ حیات کو پیش کیا گیا ہو۔۔۔۔۔ فاضل مصنف علامہ محمد حشمت علی پر اللہ رحمتیں نازل فرمائے کہ انھوں نے برسوں پہلے اسوۂ حسنہ کے نام سے روز مرہ کے آداب زندگی سے متعلق ایک جامع کتاب تصنیف فرمائی جو ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں ہر صفحہ پر آداب کے ساتھ ساتھ حواشی میں احادیث شریفہ اور کتب فقہ کے متون بھی دیئے تھے۔۔۔۔۔ انھوں نے اس کتاب کو بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب اپنی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے اس لائق ہے کہ اس کو بار بار مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جائے۔۔۔۔۔ یہ کتاب ادب آموز حیات ہے۔۔۔۔۔ ان آداب سے آدمی، انسان بن جاتا ہے اور آدمی کا انسان بنناہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔۔۔۔۔ ؎

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

ہمیں سچی باتوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سچی باتیں ہیں، زندگی بنانے والی باتیں، زندگی سنوارنے والی باتیں۔۔۔۔۔، کون ہے جو زندگی سنوارنا نہ چاہے گا؟۔۔۔۔۔ کون ہے جو زندگی بنانا نہ چاہے گا؟

یہ آداب پوری زندگی پر تو حاوی نہیں کہ زندگی کے صدہا پہلو ہیں مگر روز مرہ زندگی سے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ نہ صرف جوانوں بلکہ بزرگوں کے لئے بھی

سبق آموز ہے۔۔۔۔۔ یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حیات طیبہ کی نورانی شعاعیں ہیں۔۔۔۔۔ جو عمل کرے گا خود چمکے گا اور دوسروں کو چمکائے گا ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے، چمکانے والے!

۱۴ / رجب المرجب ۱۴۱۸ھ
۱۵ / نومبر ۱۹۹۷ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
۲ / ۱۷۔ سی
پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی
کراچی (سندھ)

۱ ------- آپس میں میل جول رکھنے، کنبہ والوں سے صلہ رحمی و نیک برتاؤ کرنے کے آداب ۱۴
۲ ------- عیادت و تعزیت کے آداب ۲۰
۳ ------- سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے آداب ۲۳
۴ ------- مجالس و محافل کے آداب ۲۹
۵ ------- خط و کتابت کے آداب ۳۱
۶ ------- دعوت و ضیافت کے آداب ۳۳
۷ ------- مہماں نوازی کے آداب ۳۷
۸ ------- کھانے پینے کے آداب ۴۰
۹ ------- کپڑے وغیرہ پہننے کے آداب ۴۸
۱۰ ------- سر میں تیل ڈالنے، حجامت بنوانے، سرمہ لگانے، خوشبو وغیرہ لگانے کے آداب ۵۴
۱۱ ------- چھینکنے اور ڈکار و جمائی کے آداب ۵۹
۱۲ ------- سونے، جاگنے کے آداب ۶۰
۱۳ ------- پاخانہ پیشاب کرنے کے آداب ۶۲
۱۴ ------- لیٹنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے، جانے آنے کے آداب ۶۷
۱۵ ------- بقاء نسل و تربیت اولاد کے آداب ۶۹
۱۶ ------- متفرق باتوں کے آداب ۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کتب علی نفسہ الرحمۃ و بعث الینا بمنہ و کرمہ نبیا یعلمنا الکتاب و الحکمۃ و الصلوۃ و السلام علی نبی الرحمۃ و شفیع الامۃ و علی الہ و اصحابہ المعتصمین بالکتاب و السنتہ۔

اما بعد اے برادران اسلام نہایت شکر کا مقام ہی کہ اس پروردگار عالم اپنے محبوب جیسے نبی مکرم شفیع معظم باعث وجود آدم و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم گنہگاروں کی طرف مبعوث فرمایا جس نے آکر ہمیں چاہ ضلالت و ورطہ جہالت سے نکال کر چشمہ ہدایت پر پہنچایا، دریاء علم و معرفت کا شناور بنایا اور جو ہم نہ جانتے تھے وہ ہمیں بتایا جیسا کہ اللہ تبارک و تعالی نے ان کی شان میں اپنے کلام پاک میں فرمایا یتلوا علیکم ایاتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتاب و الحکمتہ و یعلمکم مالم تکونو تعلمون یعنی "تمہاری طرف ایسا رسول آیا جو تم پر ہماری آیات پڑھتا اور تمہیں پاک و صاف کرتا اور تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا اور جو باتیں تم نہ جانتے تھے وہ تمہیں تعلیم فرماتا ہے" صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ و بارک وسلم۔۔۔۔۔ اور وہ ہمیشہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان و کرم فرما رہے۔۔۔۔۔ بری عادتوں، قبیح خصلتوں، بیہودہ باتوں سے بچاتے، اچھی عادتیں عمدہ خصلتیں سکھاتے، ادب و تہذیب بتاتے رہے۔۔۔۔۔ کوئی بات ایسی نہ چھوڑی جس کا طرز و طریقہ ہمیں نہ بتایا ہو، کوئی ادب و تہذیب ایسی نہ رہی جو ہمیں نہ سکھائی ہو حتی کہ پاخانہ پیشاب تک کے آداب و طریقہ ہمیں تعلیم فرماتے جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔ (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا تستقبل القبلۃ ولا تستدبرھا ولا یستطیب بیمینہ رواہ

احمد وغیرہ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی "میں تمہارے واسطے بمنزلہ باپ کے ہوں کہ تمہیں تعلیم دیتا اور ہر بات کے آداب و طریقے بتاتا ہوں پس جب کوئی تم میں کا پاخانہ پھرنے جائے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے نہ بیٹھے اور نہ سیدھے ہاتھ سے استنجا کرے" جسے سنکر مشرکین ہنستے اور صحابہ کرام سے استہزاء کہتے انی لاری صاحبکم یعلمکم حتی الخراۃ ہم تمہارے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں ہر بات کے آداب و طریقے بتاتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ پیشاب پھرنے کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں (رواہ مسلم عن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

مگر افسوس آج کل ہم نے ان سب آداب و طریقوں کو ترک کر رکھا ہے..... حضور کی بتائی ہوئی باتوں اور سکھائی ہوئی عادتوں کو چھوڑ رکھا ہے.... جو بیہودہ عادتیں بری باتیں ہم سے چھڑائی گئی تھیں وہ اب ہم میں موجود پائی جاتی ہیں، جو اخلاق و عادات ہمیں سکھائے گئے تھے، وہ آج ہم میں مفقود نظر آتے ہیں..... خود تو درکنار اپنی اولاد کو بھی مہذب بنانے، آداب حسنہ سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، ان میں اخلاق و عادات محمدیہ پیدا ہونے کی کوشش نہیں کی جاتی، یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہمیں ادب سکھانے والا، مہذب بنانے والا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا کہ ان کو ان کے رب جل وعلا نے ادب سکھایا اور تعلیم دی اور وہ ہمیں ادب و تہذیب سکھاتے اور تعلیم دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی "مجھے میرے رب نے ادب سکھایا پس اچھا ادب سکھایا" واعلمکم اور "میں تمہیں ادب سکھاتا اور تعلیم دیتا ہوں" .... تو ان سے بڑھ کر ادیب اور ہمیں ادب سکھانے والا، تعلیم دینے والا کون ہو سکتا ہے؟.... وہ جو بات ہمیں تعلیم فرمائیں گے، ادب سے بھری، تہذیب سے پر، سراسر ہمارے نفع

اور بہبودی کی ہوگی..... اور یہ ظاہر ہے کہ مہذب و باادب آدمی ہر دل عزیز اور نیک نام ہوتا ہے اور بے ادب غیر مہذب شخص بدنام و مبغوض انام ہوتا ہے اور خدا کے فضل سے محروم رہتا ہے..... مولنا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ادب تاجیست از لطف الٰہی　　بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

"ادب اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا ایک تاج ہے اسے سر پر رکھ کر جہاں دل چاہے جاؤ" ہر ایک کی نگاہ میں ذی عزت دل میں عزیز ہوگے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب　　بے ادب محروم گشت از فضل رب

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں اور توفیق ادب چاہتے ہیں کہ ہمیں باادب و مہذب بنا کہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے" .....

اور ماں باپ کو اولاد کے ادب سکھانے، مہذب بنانے میں جو اجر و ثواب ملتا ہے وہ ان کے ساتھ اور نیکی کرنے میں نہیں ملتا ہے بلکہ اولاد کو ادب سکھانا صدقہ نافلہ سے بہتر اور افضل ہے، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ لان یؤدب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع (رواہ الترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی "ماں باپ کے لئے اولاد کو ادب سکھانا، مہذب بنانا، خدا کی راہ میں ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر اور افضل ہے..... دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن (رواہ الترمذی عن ایوب ابن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی

"باپ کی کوئی عطاو بخشش اولاد کے حق میں اسے اچھا ادب سکھانے سے بہتر و افضل نہیں ہے"۔

لہذا مسلمانو! ..... خدا کے واسطے خود بھی ادب محمدیہ سیکھنے کی کوشش کرو اور اپنی اولاد، بال بچوں کو بھی ادب سکھاؤ، انھیں مودب و مہذب بناؤ تاکہ دنیا میں نیک نام اور عقبی میں خیر انجام ہو اسی غرض سے اس فقیر سراپا تقصیر نے اس مختصر تحریر میں روز مرہ کی باتوں کے آداب و طریقے، آپس میں ملنے جلنے، برتاؤ کرنے کے ڈھنگ جو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مروی تھے، احادیث و کتب معتبرہ سے اخذ کر کے جمع کیے ہیں تاکہ ہر مسلمان اردو داں بآسانی انھیں معلوم کر کے ان پر عمل کرے اور اپنے بچوں کو ان پر عمل کرائے..... اللہ تبارک و تعالی جملہ مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا سچا پیرو بنائے۔ آمین

یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.....

(۱)

آپس میں میل جول رکھنے کنبہ والوں سے صلہ رحمی و نیک برتاؤ کرنے کے آداب

آپس میں میل جول رکھنا، کلام سلام کرنا، کنبہ والوں سے نیک برتاؤ کرنا، ان پر لطف و کرم کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا بات چیت کرنا، مسلوک ہونا، احسان کرنا، پاس والوں سے ہر جمعہ یا ہر ماہ میں ایک بار ملاپ کرتے رہنا، دور والوں سے بذریعہ خط

ملاقات کرنا، ان کی خیر خبر منگانا، انھیں تحفہ ہدیہ بھیجنا، ان کی حاجت روا کرنا، غیروں کے مقابلہ میں ان کی مدد کرنا اگر وہ حق پر ہوں، ان کی شادی غمی دکھ درد میں شریک ہونا، ان کی عیادت و تعزیت کرنا صلہ رحمی ہے جو ہر مسلمان پر واجب اور باعث ثواب ہے اور ان امور کے خلاف کرنا قطع رحمی ہے جو باعث گناہ و عذاب ہے.....
احادیث میں ہے کہ صلہ رحمی سے لوگوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے، رزق میں کشادگی ہوتی ہے، مال میں برکت و ترقی ہوتی ہے، عمر بڑھتی ہے..... اور جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے اس میں ملائکہ رحمت نہیں آتے ہیں خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی ہے اور جو قطع رحمی کرتا ہے خدا کی رحمت سے دور اور جنت سے محروم رہتا ہے۔

۱ --------- مسلمان کو چاہیئے کہ آپس میں نیک برتاؤ کیا کریں، ایک دوسرے سے خلق کے ساتھ پیش آیا کریں کہ لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے والا خلق سے پیش آنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب و پیارا ہوگا اور بد خلق بری عادت والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبغوض تر ہوگا۔

۲ -------- اور آپس میں رحم و کرم سے پیش آیا کرو، لوگوں پر لطف و مہربانی کیا کرو کہ لوگوں پر جو رحم و کرم کرتا ہے اللہ اس پر رحم و کرم کرتا ہے اور جو ان پر رحم نہیں کرتا ہے اللہ تعالی اس پر رحم نہیں کرتا ہے اور زمین والوں پر رحم کرنے والے پر آسمان والے رحم کرتے ہیں۔

۳ -------- اور لوگوں کے ساتھ نرمی اور خوش کلامی اور شیریں زبانی سے پیش آیا کرو، سختی اور بد زبانی اور فحش کلامی نہ کیا کرو کہ اللہ تعالی کو نرمی محبوب و پسند

ہے۔۔۔۔۔ اور لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے والے کو ثواب دیتا ہے اور خوش کلام کو جنت میں گھر ملتا ہے۔

۴ ۔۔۔۔۔۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے میل جول رکھو، ملتے ملاقات کرتے رہو کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان سے ملنے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت میں اس کا گھر ہو اور دنیا و آخرت میں خوش زندگی و خوش رفتار ہو۔

۵ ۔۔۔۔۔۔ جب کسی مسلمان سے تم ملو تو پہلے سلام کر کے مصافحہ کرو کہ فرشتے جواب سلام دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اچھا معلوم ہوتا ہے اور سو رحمتیں نازل فرماتا ہے، نوے ابتدا کرنے والے پر اور دس دوسرے پر اور دونوں کے گناہ قبل ہاتھ جدا کرنے کے معاف فرماتا ہے۔

۶ ۔۔۔۔۔۔ مصافحہ دونوں ہاتھ سے کرنا اور ہاتھوں کو حرکت دینا چاہیئے کہ مسنون ہے۔

۷ ۔۔۔۔۔۔ اگر کسی متبرک آدمی جیسے علماء حق و مشائخ و اصلی سادات کرام سے ملاقات کرو تو مصافحہ کر کے ان کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے مگر پاؤں چومنے سے بچنا چاہیئے۔

۸ ۔۔۔۔۔۔ آپس میں معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا بھی جائز ہے جیسا کہ عیدین کے دن اور سفر سے آنے والے سے کرتے ہیں مگر خوب صورت لڑکوں سے معانقہ کرنا ناجائز ہے۔

۹ ۔۔۔۔۔۔ جب تم کسی سے ملنے جاؤ تو اپنی ہیئت درست کر کے، بن سنور کر جاؤ اور بے اجازت اس کی، واپس نہ آؤ۔ اس سے کہہ کر، پوچھ کر آؤ۔

۱۰ ۔۔۔۔۔۔ اگر وہ تمہارے سامنے کھانے پینے کے لئے کوئی چیز پیش کرے تو بلا حجت و انکار کھا پی لو۔

۱۱ ۔۔۔۔۔ جب تم سے کوئی ملنے آئے تو تم اس کی حرمت و توقیر کرو، اس کی خاطر مدارات کرو۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ شیریں زبانی خندہ پیشانی سے پیش آؤ کہ صدقہ کا ثواب پاؤ گے جب کہ آنے والا سچا مسلمان ہو اور اگر بد عقیدہ گمراہ یا کافر و مشرک ہو تو یہ برتاؤ نہ کرو اور نہ اس طرح کلام کرو کہ جس سے اسے یہ معلوم ہو کہ تم اس کے مذہب، اس کے عقیدہ سے راضی ہو، ہاں ترش روئی و سخت کلامی سے اس کے ساتھ بھی پیش نہ آؤ۔

۱۲ ۔۔۔۔۔ اگر کسی حاجی سے ملاقات کرو تو راستہ ہی میں قبل گھر پہنچنے کے ملاقات کرو اور سلام و مصافحہ کر کے اس سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے دعا کراؤ کہ اس کی دعا مقبول ہے۔

۱۳ ۔۔۔۔۔ لوگوں کے قدر و مرتبہ پر نگاہ رکھو، ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے موافق برتاؤ کرو تاکہ کسی کی ناخوشی و دل شکنی کا باعث نہ ہو۔

۱۴ ۔۔۔۔۔ نیک صالح لوگوں کے ساتھ بیٹھو اٹھو، صحبت رکھو، بدوں اور بد مذہبوں کے ساتھ میل جول اور صحبت نہ رکھو کہ اچھوں کی صحبت میں بیٹھنا تمہارے لئے مفید اور بدوں اور بد مذہبوں کی صحبت میں بیٹھنا تمہارے لئے مضر ہو گا۔۔۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ "نیک مسلمان کے سوائے کسی کی صحبت میں نہ بیٹھو اور مسلمان صالح کے سوا کسی کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ" ۔۔۔۔۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں کافروں اور فاسقوں فاجروں کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانا کھانے کو اس لئے منع فرمایا گیا ہے تاکہ ان کی محبت و الفت دل میں پیدا نہ ہو اور ان کی بری عادتیں اثر نہ کریں۔۔۔۔۔ دوسری حدیث میں ہے۔۔۔۔۔ "تو اپنے نفس کو برے ہمنشین سے بچا کہ تو

اسکے ساتھ پہچانا جائیگا اور اس کی طرح برا مشہور ہو گا" ..... تیسری حدیث میں ہے۔ "برے ساتھی سے دور ہو کہ برا یار ساتھی آگ کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں اس کی دوستی نفع نہ دے گی اور نہ وہ تم اسے اپنا عہد و وعدہ پورا کرے گا" ..... چوتھی حدیث میں ہے، "فاجر و بدکار سے میل جول اور صحبت نہ رکھو کہ وہ تمہیں بدکاری سکھاتے اور نہ اس سے اپنا بھید کہو" ..... مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند   صحبت طالح ترا طالح کند

تا توانی دور شو از یار بد   یار بد بدتر بود از مار بد

"یعنی نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے اور بدوں کی صحبت بد بناتی ہے پس جہاں تک ہو سکے یار بد سے دور رہو کہ برا یار سانپ سے بدتر ہوتا ہے کہ سانپ تو صرف کاٹتا اور جان کو ضرر و نقصان پہنچاتا ہے اور برا یار جان اور ایمان دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے" ۔

لہذا بروں کی صحبت میں بیٹھنے سے اکیلے بیٹھنا اچھا ہے اور اکیلے بیٹھنے سے اچھوں کی صحبت میں بیٹھنا اچھا ہے..... نیکوں کے پاس بیٹھنا مثل عطار کے پاس بیٹھنے کے ہے کہ اگر وہ تمہیں عطر نہ دے گا تو خوشبو تو اس کی تمہیں ضرور آتے گی اور بدوں کے پاس بیٹھنا مثل لوہار دھونکنے والے کے ہے کہ یا تو اس کی چنگاریاں اڑ کر تمہارے کپڑے جلائیں گی اور نہیں تو اس کی بدبو تمہارے دماغ کو ضرر پہنچاتے گی۔

۱۵ ......آپس میں ایک دوسرے کی مدد و اعانت کرتے رہو کہ اگر مدد کرنے کے قابل

ہو کر مدد نہ کرو گے تو قیامت کے دن ذلیل و رسوا کئے جاؤ گے۔

۱۶ ...... آپس میں ایک دوسرے کی حاجتیں روا، مشکلیں آسان مصیبتیں دفع کرتے..... عیبوں کو چھپاتے رہو کہ جب تک تم کسی مسلمان کی حاجت روائی میں مشغول رہو گے اللہ تعالی تمہاری حاجت روائی میں مشغول رہے گا..... اور اگر تم کسی مسلمان کی سختی و مصیبت دفع کرو گے، اللہ تعالی قیامت کے دن تمہاری سختی و مصیبت دفع فرماتے گا..... اور اگر تم کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرو گے، عیب چھپاؤ گے اللہ تعالی تمہاری پردہ پوشی کرے گا اور عیب چھپاتے گا۔

۱۷ ...... کسی دنیوی جھگڑے کی وجہ سے آپس میں بول چال، کلام سلام ترک اور قطع تعلق نہ کرو کہ مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھنا، کلام سلام ترک کرنا گناہ ہے اور اگر وہ اس حال میں مر جاتے گا تو دوزخ میں جاتے گا اور اس کے گناہ معاف نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ صلح کرے اور جھگڑا رفع کرے۔

۱۸ ...... آپس میں اتحاد و اتفاق سے مثل تن واحد کے رہو ایک دوسرے سے بغض و حسد و کینہ، دشمنی نہ رکھو، کسی پر ظلم نہ کرو، کسی کو ذلیل و حقیر نہ کرو، کسی کی عیب جوئی و رسوائی نہ کرو، کسی کا دل نہ دکھاؤ، ایذا و ضرر نہ پہنچاؤ، کسی کو دھوکا نہ دو، کسی کو تیز نظر سے گھور کر نہ دیکھو، کسی کا نام بگاڑ کر نہ لو، کسی کو برے لقب، برے خطاب سے نہ پکارو، کسی کو گالی نہ دو، برا نہ کہو کہ مسلمان کو ضرر و نقصان پہنچانے والا خدا کی رحمت سے دور اور دل دکھانے، ایذا دینے والا خدا اور رسول کو ایذا دینے والا ہے..... اور اللہ و رسول کو ایذا دینے والا ملعون و جہنمی ہے العیاذ باللہ تعالی۔

۱۹ ------ جو بات تمہیں پسند اور اچھی معلوم ہو وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی پسند کرو اور جو تمہیں ناپسند اور بری معلوم ہو وہ ان کے لئے بھی ناپسند کرو، بری جانو ورنہ تم مسلمان نہیں ہو سکتے، مومن کامل نہیں بن سکتے۔

۲۰ ------ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان میں کوئی عیب اور برائی دیکھے تو اسے مطلع کرے اور اسے اس سے دور کرنے کی کوشش کرے کہ حدیث میں ہے ہر ایک تم میں کا اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے پس جب کوئی برائی اس میں دیکھے تو اسے دور کرے۔

۲۱ ------ ہنود، یہود، نصاریٰ، مجوس وغیرہ کفار و مشرکین کے ساتھ میل جول، اٹھنا بیٹھنا، اتحاد و داد و ستانا قطعاً حرام و گناہ ہے۔

۲۲ ------ جب تمہارے یہاں کوئی چیز اچھی پکا کرے یا کہیں سے آیا کرے تو اپنے ملنے والے کے یہاں ہدیہ تحفہ بھیجا کرو کہ ہدیہ آپس میں محبت و مودت پیدا کرتا، الفت بڑھاتا ہے، دل سے رنج و کدورت کھوتا ہے، دشمنی دور کرتا ہے۔

۲۳ ------ جب تمہارے لئے کوئی چیز تحفہ ہدیہ لائے تو اسے لے لو، واپس نہ کرو اور جزاک اللہ و بارک کہو......

(۲)

عیادت و تعزیت کے آداب

۲۴ ------ جب کوئی مسلمان یا کوئی عزیز قریب تمہارا بیمار پڑے اس کی عیادت کرو، اسے دیکھنے جاؤ، اس کا حال پوچھو کہ مسلمان پر مسلمان کی عیادت

و بیمار پرسی حق ہے اور موجب ثواب ہے، بلکہ اتباع جنازے سے بڑھ کر ہے...... احادیث میں ہے...... "اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرتا ہے تو صبح تک دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کا ٹھکانا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے ستر ہزار سالہ راہ دور رکھتا ہے جب کہ بہ نیت ثواب وضو کر کے عیادت کو جاتے"۔

۲۵ ------ جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو اس پر اپنا ہاتھ رکھکر اس کا حال پوچھو اور اس کے واسطے دعا کرو اللھم اشف عبدک کہو۔

۲۶ ------ اگر بیمار پرسی مریض کو گراں اور بری معلوم ہوتی ہو تو نہ کرنا چاہیے۔

۲۷ ------ جب مریض کو دیکھنے جاؤ تو مرض کی شدت، بیماری کی برائی اس کے روبرو بیان نہ کرو بلکہ تسکین آمیز الفاظ اس سے کہو، امید، زیست اسے دلاؤ، مرض کی آسانی بیان کرو۔

۲۸ ------ بہت دیر مریض کے پاس نہ بیٹھو، نہ اس کے پاس چلا کر بات کرو۔

۲۹ ------ عیادت ہر مرض میں کرو اگرچہ ادنیٰ ہی مرض ہو کہ حضور نے ایک صحابی کی آنکھیں دکھنے میں عیادت فرمائی۔

۳۰ ------ جب عیادت کو جاؤ تو مریض کے پاس جا کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھو اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک...... حدیث میں ہے کہ جو مریض کے پاس یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے سوائے موت کے ہر مرض سے شفا دے گا۔

۳۱ ------ اگر ہفتہ اور اتوار اور بدھ کے دن عیادت کرنے کو لوگ برا جانتے ہوں بدشگونی لیتے ہوں تو اس روز عیادت نہ کرو مگر ہفتہ کے دن عیادت کرنا

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۳۲ ----- عیادت ہر مسلمان کی جائز ہے خواہ وہ فاسق وفاجر ہو یا نیک صالح۔

۳۳ ----- دین میں رخنہ اندازی کرنے والوں بدعتی گمراہوں کی عیادت بھی ناجائز ہے جیسا کہ ان سے میل جول سلام ناجائز ہے۔

۳۴ ----- جب کوئی مسلمان مر جاتے تو اس کی تعزیت کرو، اس کے جنازہ میں شریک ہو کہ مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا اس کی تعزیت کرنا بھی مسلمان پر حق اور موجب ثواب ہے حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حلۂ بہشتی پہناتے گا اور اس کی مثل ثواب دیگا۔

۳۵ ----- تعزیت مردوں اور عورتوں سب کو کرنا چاہئے اور تعزیت کے معنی یہ ہیں کہ اہل میت کو جاکر تسکین دیں، انھیں صبر دلائیں اور میت کے لئے دعا کریں اور یوں کہیں اعظم اللہ اجرک و احسن عزاء ک و غفر لمیتک۔

۳۶ ----- تعزیت اول روز افضل اور تین روز تک جائز اور بعد تین دن کے مکروہ ہے ہاں اگر ولی میت غائب ہو اور بعد کو آتے تو تین روز کے بعد بھی جائز ہے۔

۳۷ ----- اہل برادری و اہل محلہ کو اہل میت کے لئے پہلے روز دونوں وقت کھانا بلکہ اپنے ساتھ لیجا کر ان کے ہمراہ بیٹھ کر کھانا انھیں باصرار کھلانا مستحب ہے اور بعد اس کے مکروہ و ممنوع ہے۔

۳۸ ----- اہل برادری کو اہل میت کے یہاں کا کھانا کھانا ان کی ضیافت قبول کرنا -----ناجائز و گناہ ہے ہندوستان کے بعض شہروں میں یہ بہت بری رسم ہے کہ اہل برادری میت کے یہاں جمع ہو کر کھانا کھانے، پان تمباکو وغیرہ

چیزوں میں ان کا خرچ کراتے ہیں اور اہل میت مجبوراً ایسا کرتے بلکہ بہت سے بدنامی کے باعث قرض لیکر یا یتیموں کا مال اس میں صرف کرتے ہیں مسلمانوں کو اس سے بچنا اور بہت بچنا چاہئے-----

(۳)

سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے آداب

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "کہ تم جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک کہ مومن نہ ہوگے"۔ اور "مومن نہ ہوگے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کروگے کیا میں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو اور وہ بات یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کیا کرو"۔

۳۹ ----- پس جب تم کسی مسلمان سے راہ گلی میں ملو تو اسے سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

۴۰ ----- بلکہ سلام کے ساتھ رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا بہتر و افضل ہے کہ ہر لفظ کے بدلے دس نیکیاں نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہیں۔---- ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر السلام علیکم کہا۔ حضور نے جواب دے کر فرمایا "دس نیکیاں واجب ہوئیں" دوسرے نے حاضر ہو کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ نے جواب دے کر فرمایا، "بیس نیکیاں ملیں" تیسرے نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ حضور نے جواب دیکر فرمایا "تیس نیکیاں پائیں"-----۔ چوتھے نے آکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہا۔ آپ نے جواب دیکر فرمایا، "چالیس نیکیاں پائیں۔

۴۱ ...... اگر کوئی مسلمان چند بار راہ میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد ملے تو ہر بار سلام کرنا چاہیئے۔

۴۲ ..... جب کسی کے گھر جاؤ تو گھر والوں پر سلام کرو اور جب واپس آؤ تو بھی سلام کرو۔

۴۳ ..... سلام زبان سے بآواز کرو کہ دوسرا شخص سن لے، ہاتھ اور انگلیوں کے اشارہ سے نہ کرو جیسا کہ آج کل بعض کرتے ہیں کہ ہاتھ اور انگلیوں کے اشارہ سے سلام کرنا طریقہ یہود و نصاریٰ ہے اور مسلمانوں کو ان کی طرح سلام کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یوں ہی "بندگی" "تسلیمات" "آداب عرض" بھی مسلمان کو نہ کرنا چاہیئے جیسا کہ آج کل رائج ہے کہ یہ بھی طریقہ غیر مسلم ہے۔

۴۴ ..... سلام کرنا سنت ہے اور جواب سلام دینا واجب ہے پس جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تمہیں اس کا رد کرنا، جواب سلام دینا، وعلیکم السلام کہنا واجب ہے، اس پر زیادتی کرنا وعلیکم السلام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ ملانا۔ بہتر و افضل ہی خواہ ایک لفظ زیادہ کرکے کہو یا دو تین۔

۴۵ ..... یا یوں کرو کہ اگر سلام کرنے والا صرف سلام کرے تو تم رحمۃ اللہ زیادہ کرکے جواب دو..... اور اگر وہ رحمۃ اللہ ملا کر سلام کرے تو تم رحمۃ اللہ و برکاتہ ملا کر جواب دو..... اور جو وہ رحمۃ اللہ و برکاتہ ملا کر سلام کرے تو تم تینوں لفظ ملا کر جواب دو اور یوں کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۴۶ ...... اگر اکیلے شخص پر سلام کیا جائے تو اکیلے پر جواب واجب ہے اور اگر چند پر کیا جائے تو سب پر جواب فرض کفایہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک

نے جواب دے دیا تو سب کے ذمہ سے فرضیت ساقط اور اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گہنگار۔

۴۷ ..... اگر چند لوگوں میں سے ایک کو مخصوص کرکے سلام کیا گیا اور دوسرے نے اس کا جواب دیا تو جواب نہ ہو گا، شخص مخصوص کے ذمہ اس کا جواب باقی رہے گا۔

۴۸ ..... اگر ایک شخص نے ایک مجلس پر ایک بار سلام کیا اور پھر دوبارہ آکر اسی مجلس پر سلام کیا تو دوسری بار کے سلام کا جواب واجب نہیں ہے مستحب ہے۔

۴۹ ...... اسی طرح ایک جماعت مسلمانوں کی ایک جماعت پر ہو کر گذری اور گذرنے والوں میں سے ایک شخص نے سلام کیا اور بیٹھے ہوؤں میں سے ایک نے جواب دیا تو کافی ہے۔

۵۰ ..... ابتدا سلام افضل و اولی ہی جو پہلے سلام کرتا ہے وہی اللہ تعالی سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اور کبر و غرور سے دور ہوتا ہے اور جواب دینے والے سے دس نیکیوں کا ثواب زیادہ پاتا ہے۔

۵۱ ...... سوار کو پیدل پر اور پیدل و گذرنے والے کو بیٹھے ہوتے پر، اور چھوٹوں کو بڑوں پر اور تھوڑوں کو بہت سوں پر سلام کرنا چاہیئے۔

۵۲ ..... کلام کرنے سے پہلے سلام کرنا پھر کلام کرنا مستحب ہے۔ اگر کوئی سلام سے پہلے کلام کرے تو اسے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

۵۳ ..... اگر لڑکوں اور عورتوں کی جماعت پر ہو کر گذرو تو بھی سلام کرو کہ مسنون ہے۔

۵۴ ..... سلام میں عورتوں کا حکم مثل مردوں کے ہے یعنی جس طرح مرد مردوں کو

سلام کرتے ہیں عورتیں عورتوں کو سلام کریں۔

۵۵ ----- اگر کوئی سلام کرے تو فوراً اسے رد کرنا، جواب دینا چاہیے، بلا عذر جواب نہ دینے یا دیر کر دینے میں گناہ ہوگا جو بے توبہ کئے معاف نہ ہوگا۔

۵۶ ----- سلام اور جواب سلام بصیغہ جمع ہو اور سلام مع الف لام کے اور جواب مع واؤ کے ہو یعنی السلام علیکم اور وعلیکم السلام۔

۵۷ ----- بلا الف لام کے سلام کرنا یعنی سلام علیکم کہنا بھی جائز ہے مگر طریقہ روافض ہے اس سے بچنا لازم ہے۔

۵۸ ----- بلا واؤ کے جواب سلام دینے یعنی علیکم السلام کہنے سے جواب سلام نہ ہوگا۔

۵۹ ----- سلام کا جواب چلا کر دو کہ دوسرا سن لے، اگر نہ سنے گا فرض ساقط نہ ہوگا۔۔۔۔۔ ذمہ پر باقی رہے گا۔ اور اگر وہ بہرا ہو تو ہونٹ ہلاؤ تاکہ وہ سمجھ لے اور یہی حکم سلام کا ہے کہ باآواز ہو تاکہ دوسرا سن لے ورنہ نہ ہوگا۔

۶۰ ----- اپنے گھر میں بھی سلام کہہ کر داخل ہو، اگر گھر خالی ہو تو یوں کہو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہ فرشتے اور حضور کی روح جو ہر گھر میں موجود ہے جواب سلام دیتے ہیں۔

۶۱ ----- اگر کوئی تمہیں خط میں سلام لکھ کر بھیجے تو اس کا جواب بھی تم پر فوراً واجب ہے خواہ زبان سے دو یا خط کے ذریعہ سے۔

۶۲ ----- اگر کوئی کسی کی زبانی تمہیں سلام کہلا بھیجے تو پہنچنے پر اس کا جواب بھی تم پر واجب ہے بلکہ تم بھیجنے اور لانے والے دونوں پر سلام کرو اور یوں کہو وعلیک وعلیہ السلام کہ یونہی مستحب ہے۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں آکر کہا کہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا

ہے آپ نے فرمایا وعلیک وعلی ابیک السلام۔

۶۳ ----- اور لانے والے پر سلام کا پہنچانا واجب ہے اگر اس نے پہنچانے کا وعدہ کیا ہو ورنہ واجب نہیں۔

۶۴ ----- یہود و نصاریٰ ہنود وغیرہ کفار مشرکین کو بے ضرورت و بلا حاجت سلام نہ کرو اور نہ ان سے ہاتھ ملاؤ اگر بھول کر ان سے ہاتھ ملایا مصافحہ کر لیا تو ہاتھ دھونا بہتر ہے۔

۶۵ ----- اگر مسلم و غیر مسلم میں شک ہو تمیز نہ ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر اور سلام کر لیا تو کچھ حرج نہیں۔

۶۶ ----- اسی طرح اگر کافر و مشرک و مبتدع سلام کرے تو انھیں جواب دینے میں حرج نہیں مگر صرف وعلیک کہے اور کچھ زیادہ نہ کرے۔

۶۷ ----- کافر و مشرک کو تعظیماً و تبجیلاً سلام کرنا کفر ہے۔

۶۸ ----- ظالم و جابر فاسق و فاجر بد عتی گمراہ پر سلام نہ کرو، اگر فسق و فجور بدعت و ظلم علانیہ کرتے ہوں اور اگر علانیہ نہ کرتے ہوں تو سلام کرنے میں مضائقہ نہیں۔

۶۹ ----- جھوٹے، مسخرے، لغو گو پر اور گالیاں بکنے والے، غیر عورتوں کو تکنے والے، بھانڈ، ڈوم، مراثی وغیرہ، گانے بجانے والے اور کبوتر باز کو سلام نہ کرو تاوقتیکہ وہ اپنے افعال سے توبہ نہ کریں اور ان کا توبہ کرنا معلوم نہ ہو جائے۔

۷۰ ----- اگر فاسق و فاجر اور نیک صالح میں شک ہو کہ یہ فاسق ہے یا صالح تو شک کا اعتبار نہ کرو اور مسلمان کی طرف نیک گمان کر کے سلام کرو۔

۷۱ ----- جو شخص نماز یا قرآن عظیم یا خطبہ یا وظیفہ پڑھنے یا علم دین پڑھنے

پڑھانے یا وعظ کہنے، ذکر الٰہی و دعا کرنے یا وعظ یا قرآن یا علم دین سننے یا اذان و تکبیر کہنے یا شطرنج یا تاش، گنجفہ، چوسر، جوا کھیلنے یا پاخانہ پیشاب پھرنے یا کبوتر بازی یا غیبت یا جماع یا کھانے پینے میں مشغول ہو یا ننگا یا شراب پیتے یا اور کسی باعث جواب سلام دینے سے عاجز ہو تو ایسے شخص پر ایسی حالت میں سلام نہ کرو کہ ممنوع و مکروہ ہے۔

۷۲ ----- اگر کوئی شخص نماز، قرآن عظیم، خطبہ، وظیفہ، علم دین پڑھتے، اذان و اقامت کہتے اور علم دین پڑھاتے، دعا، اور ذکر الٰہی کرتے پاخانہ پیشاب پھرتے، نہاتے، اونگتے، سوتے جماع کرتے، پانی پیتے، کھانا کھاتے میں سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں، اسی طرح سائل اور بچے اور پاگل اور شرابی کے سلام کا جواب واجب نہیں بلکہ جو خلاف صیغہ سلام کرے السلام علیکم یا سلام علیکم نہ کہے بلکہ صرف سلام بے علیکم کہے یا سلام علیک بجزم الیم کہے یا تسلیم کرے تو اس کے سلام کا جواب بھی واجب نہیں کہ شرعاً یہ سلام ہی نہیں۔

۷۳ ----- جو شخص کسی ناجائز کام میں مشغول یا خلاف شرع کپڑے پہنے ہو اس پر سلام نہ کرو اور نہ اس کے سلام کا جواب دو۔

۷۴ -----بوڑھی عورتوں کے سلام کا جواب زبان سے اور جوان عورتوں کے سلام کا جواب دل میں دو.....

(۴)

مجالس و محافل کے آداب

۷۵ ----- جب کسی مجلس و محفل میں جاؤ تو سلام کرو اور جب وہاں سے واپس آؤ تو سلام کر کے آؤ۔

۷۶ ----- اور جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ، کسی کو اس کی جگہ سے اپنے بیٹھنے کے لئے نہ اٹھاؤ، اگر جگہ نہ ہو تو لوگوں سے کہو کہ وہ بیٹھنے کو جگہ کر دیں بلکہ لوگوں کو چاہیے کہ جب کوئی شخص آوے اور جگہ تنگ ہو تو اسے جگہ دیں اور ذرا ذرا دب کر سرک کر بیٹھیں کہ مقتضائے مروّت و انسانیت یہی ہے۔

۷۷ ----- بلکہ اگر جگہ کشادہ بھی ہو تب بھی آنے والے کے لئے، ہلنا، سرکنا اور اسے خلق سے اپنے پاس بٹھانا چاہئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی کیا کرتے تھے...... حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار حضور مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے اس کے واسطے اپنی جگہ سے جنبش کی اور سرکے اس نے عرض کی یا رسول اللہ مکان کشادہ ہے جگہ بیٹھنے کی ہے آپ کو جنبش کرنے کی کیا حاجت ہے اور تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے فرمایا کہ مسلمان پر حق ہے کہ جب اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے تو اس کے لئے جنبش کرے، سرکے۔

۷۸ -----اور جب (فرش پر) بیٹھو تو جوتہ اتار کر بیٹھو اور جوتہ اٹھا کر اپنے پاس رکھ لو (یا مخصوص جگہ رہنے دو)۔

۷۹ -----اگر کوئی شخص مجلس میں سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کسی کام کو جاتے اور اس کے لوٹ آنے کی امید ہو تو کسی کو اس کی جگہ نہ بیٹھنا چاہیے، اگر کوئی اس

کی جگہ بیٹھ جائے گا تو وہ آکر اسے اٹھا دینے کا مستحق ہے، ہاں اگر وہ کہیں دور گیا ہو اور دیر میں آئے تو بیٹھے ہوئے کو اٹھانے کا وہ مستحق نہیں ہے۔

۸۰ ----- بلکہ جانے والے کو چاہیئے کہ اگر وہ لوٹ آنے کے ارادہ سے جائے تو اپنی جگہ اپنی کوئی چیز چھوڑ جائے تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ اس کی جگہ کوئی نہ بیٹھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی کیا کرتے تھے۔

۸۱ -----اگر ایک مجلس میں دو آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور وہ آپس میں دوست ہوں اور تمہیں ان کا دوستانہ معلوم بھی ہو تو بے اجازت ان کی ان کے درمیان میں نہ بیٹھو اور اگر وہ دونوں غیر ہوں تو ان کے درمیان بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر ان کا دوستانہ تمہیں معلوم نہ ہو تب بھی احتیاطاً ان کے درمیان نہ بیٹھو۔

۸۲ ----- مجلس میں آنے والے کو اپنی جگہ بٹھانے کی غرض سے کھڑے نہ ہو اگر آنیوالے کے لئے کو۔ایسا کرے تو آنیوالے کو اس کی جگہ نہ بیٹھنا چاہیئے۔

۸۳ -----جب مجلس میں کوئی بزرگ و شریف، قوم غیر دنیا دار یا کوئی اہل علم و فضل آئے تو اہل مجلس کو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے اہل دنیا کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں۔

۸۴ ----- حاضرین مجلس میں سے اگر کچھ لوگ آپس میں خفیہ باتیں کرتے ہوں اور تم سن لو تو انھیں اپنے دل میں رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو----- ہاں اگر کسی مسلمان کو ناحق مارنے کسی کا مال چرانے، لوٹنے، آبرو کھونے کی صلاح کرتے ہوں تو تم اسے ضرر سے بچانے کی نیت سے جاکر خبر کر دو کوئی مضائقہ نہیں ہے-----

(۵)

خط و کتابت کے آداب

۸۵ ----- آپس میں ایک دوسرے کو خط لکھنا ان کی خیر خبر بذریعہ خط منگانا بھی مسنون اور صلہ رحمی میں داخل ہے پس جب تم کسی مسلمان کو خط لکھنے کا ارادہ کرو تو پہلے بسم اللہ پھر اپنا نام و پتہ مکتوب الیہ کا نام معہ القاب و آداب پھر حمد و صلوۃ کے بعد سلام اور دیگر حال لکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح خط لکھوایا کرتے تھے۔

۸۶ -----اگر کسی کافر کو خط لکھو تو بجائے سلام، السلام علی من اتبع الہدیٰ لکھو۔

۸۷ ----- خط لکھتے وقت مکتوب الیہ کے مرتبہ کا لحاظ رکھو، جس مرتبہ کا وہ ہو اسی مرتبہ کے آداب و القاب و الفاظ لکھو۔ مثلاً اگر مکتوب الیہ کوئی بزرگ، شریف، ذی عزت و وجاہت یا اہل علم و سیادۃ یا باپ دادا وغیرہ اپنا بڑا ہو تو آداب کے ساتھ تعظیمی القاب و الفاظ لکھو اور برابر والے کو اس کے موافق اور چھوٹوں کو ان کے موافق اور ذلیلوں کو ان کے موافق۔

۸۸ ----- خط لکھنے کے بعد اس پر مٹی چھڑکو (جب کہ روشنائی سے لکھو) کہ مسنون ہے برکت ہوتی ہے حاجت جلد روا ہوتی ہے۔

۸۹-----اگر دستی خط روانہ کرو تو لے جانے والے کے ہاتھ میں نہ دو، زمین پر رکھ دو تاکہ وہ خود اٹھالے کہ اس میں بہتری ہے۔

۹۰ -----اللہ تعالیٰ کا جب نام لکھو تو اس کے ساتھ تبارک و تعالےٰ یا عزوجل لکھو۔

۹۱ ----- حضور کا جب نام لکھو تو اس کے ساتھ پورا صلوۃ و سلام لکھو صرف اس پر ص یا صلعم بنا دینا جائز نہیں۔

۹۲ ------ جب آل واصحاب کا نام لکھو تو اس کے ساتھ پورا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھو صرف ؓ بنا دینا جائز نہیں۔

۹۳ ---- سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام یا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا جائز نہیں۔

۹۴ ----- حالت کتابت میں بعض وقت قلم کان میں رکھ لیا کرو کہ بھولا ہوا مضمون یاد آجائے گا۔

۹۵ ---- جب کسی کا خط تمہارے پاس آئے تو تمہیں اس کا جواب دینا واجب ہے۔

۹۶ ----- کسی کی کوئی تحریر و خط بلا اجازت اس کی نہ دیکھو کہ گناہ ہے۔

۹۷ ----- چاندی سونے کی دوات و قلم سے لکھنا گناہ ہے۔

۹۸ ---- (تیزے کی) قلم کا برادہ جو قلم بناتے وقت ہوتا ہے پھینکنا نہ چاہئے کسی محفوظ جگہ رکھ دینا چاہئے نئی قلم کا برادہ پھینکنے میں حرج نہیں۔

۹۹ ----- قرآن عظیم کی آیت اور اسماء الٰہی و اسماء نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو لکھ کر تھوک سے بگاڑنا منع ہے بلکہ آیات و احادیث کو لکھ کر کاٹنا بھی خلاف ادب ہے۔

۱۰۰ ---- آیات قرآن عظیم اور اسماء الٰہی کو در و دیوار ایسی شے پر کہ جس سے بے ادبی ہو لکھنا نہ چاہئے۔

۱۰۱ ---- کاغذ کا ادب کرو، اسے پاؤں تلے نہ آنے دو، اسے نالی، چو بچہ وغیرہ نجاست کی جگہوں میں نہ گرنے دو، اگر گرا ہوا دیکھو تو اٹھا کر کہیں اچھی جگہ رکھ دو، اس میں کوئی چیز نہ لپیٹو۔

۱۰۲ ---- کتب دینیہ پر دوات و قلم دان نہ رکھو۔

۱۰۳ ---- اپنی زبان کے سوا اور زبان بقدر ضرورت سیکھنا کہ خط لکھنا پڑھنا آجائے جائز ہے جیسے انگریزی، فارسی، ناگری، ہندی وغیرہ کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زبان سریانی یہودی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔ پس زید نے پندرہ روز میں اتنا سیکھ لیا کہ یہود کو انھیں کی زبان میں خط لکھتے اور ان کا خط آتا تو پڑھ لیتے تھے-----

(۶)

دعوت وضیافت کے آداب

۱۰۴ ---- بیاہ شادی وغیرہ تقریبوں میں ایک روز اپنے دوست احباب کی، پڑوسیوں کی دعوت کرنا مسنون اور صلہ رحمی اور موجب ثواب ہے اور دو روزا فضل ہے اور دو روز سے زیادہ ریا اور دکھاوا ہے لہٰذا کسی تقریب میں دو روز سے زیادہ دعوت نہ کرنا چاہئے۔

۱۰۵ ---- اگر تمہاری کوئی دعوت کرے تو اسے قبول کرو اور اس کے یہاں جاکر خوشی سے کھاؤ اگر کسی وجہ سے نہ کھا سکو تو صاحب خانہ سے عذر کرو کہ بلا عذر نہ کھانے سے اس کی دل شکنی ہوگی۔

۱۰۶ ---- امیروں اور غریبوں سب کی دعوت قبول کرنا اور ان کے یہاں جانا چاہئے اگرچہ دعوت کرنے والا دھنا۔ جولاہا، بہشتی، درزی وغیرہ پیشہ ور ہی ہو کہ امیر کی دعوت قبول کرنا اور غریب کی دعوت نہ قبول کرنا برا اور خلاف سنت ہے بلکہ دعوت کو قبول نہ کرنا اس سے انکار کرنا گناہ ہے۔ حضور امیر و غریب و پیشہ ور سب کی دعوت قبول فرمایا کرتے اور تشریف لیجایا

کرتے تھے۔۔۔۔ایک حدیث میں ہے کہ حضور نے ایک درزی کی دعوت قبول فرمائی اور اس کے یہاں جاکر کھانا کھایا۔

۱۰۷ ---- جو شخص علانیہ فسق و فجور کرتا ہو، حرام مال رکھتا ہو، حرام کمائی کرتا ہو یا دعوت کی جگہ لہو و لعب گانا بجانا وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ایسی جگہ ایسے شخص کے یہاں دعوت میں خود جانا یا اپنے اہل و عیال کو وہاں بھیجنا جائز نہیں۔

۱۰۸ ---اگر ایک وقت میں دو جگہ دعوت ہو اور ایک کا بلاوا پہلے اور دوسرے کا بعد کو آئے تو پہلے کو قبول کرو اور دوسرے سے عذر کرو اور اگر دونوں کا بلاوا برابر آیا ہو تو پاس والے کی دعوت قبول کرو اور دور والے سے عذر کر دو۔

۱۰۹ ----- دعوت میں اپنے ساتھ بلا بلائے کسی کو نہ لیجاؤ، اگر کوئی بلا بلائے تمہارے ساتھ دعوت میں چلا جائے تو صاحب خانہ سے اس کی اطلاع کر دو، وہ چاہے اسے رہنے دے یا نہ رہنے دے۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مع ہمراہیوں کی دعوت کی، جب آپ اس کے یہاں تشریف لے چلے تو ایک شخص جو بلانے کے وقت نہ تھا آپ کے ساتھ ہولیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے تو صاحب خانہ سے فرمایا ہمارے ساتھ ایک شخص آیا ہے جو بلانے کے وقت ہم میں نہ تھا پس اگر تو اجازت دے تو وہ داخل ہو، اس نے عرض کی میں نے اسے اجازت دی، آئے۔

۱۱۰ ----بلا بلائے دعوت میں نہ جانا چاہیے۔

۱۱۱ ----اگر ایک گھر میں چند آدمی ہوں اور سب سے رسم ہو تو ان میں سے ایک کو دعوت میں بلانا اوروں کو نہ بلانا مثلاً باپ کو بلانا اور بیٹے کو نہ بلانا یا ایک بھائی

کو بلانا دوسرے کو نہ بلانا برا ہے۔

۱۱۲ ---- وقت مقررہ پر دعوت میں پہنچ جاؤ تاکہ صاحب خانہ کو انتظار نہ کرنا پڑے اور جب جاؤ تو جس جگہ صاحب خانہ بٹھائے وہاں بیٹھو اگر لوگ تم سے پہلے آکر اچھی جگہ بیٹھ گئے ہوں تو تم جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ اور تواضع اختیار کرو، اور عورتوں کے حجرہ کے برابر نہ بیٹھو، اور جہاں سے کھانا لایا جاتا ہو ادھر بار بار نہ دیکھو، اور جس کے پاس جاکر بیٹھو اسے سلام کرو، اس کا حال پوچھو، مزاج پرسی کرو۔

۱۱۳ ---- جب لوگ جمع ہو جائیں، انھیں طریقہ سے برابر بٹھا کر دسترخوان بچھایا جائے اور کسی طشت یا سیلاپچی میں ہاتھ دھلائے جائیں پھر کھانا لایا جائے۔ قبل ہاتھ دھلانے کے کھانا نہ لایا جائے، اور قبل کھانا کھانے کے ہاتھ دھلانے میں جوانوں سے ابتدا کی جائے اور بعد کھانا کھانے کے بوڑھوں سے ابتدا کی جائے (تاکہ ان کو ہاتھ دھلوانے کا انتظار نہ کرنا پڑے)۔

۱۱۴ ---- ہاتھ دھلانے والا کھڑے ہو کر ہاتھ دھلائے اور سیدھی طرف سے دھلانا شروع کرے۔

۱۱۵ ---- ہاتھ آہستہ دھو اور کلی طشت میں منہ نیچا کر کے آہستہ ڈالو تاکہ چھینٹیں اڑ کر فرش پر اور پاس بیٹھنے والے پر نہ پڑیں۔

۱۱۶ ----- بعد ہاتھ دھلانے کے کھانا لایا جائے اور پہلے بزرگوں کے سامنے رکھا جائے۔

۱۱۷ ---- کھانا کھلانے میں اتنی دیر نہ کی جائے کہ لوگوں پر گراں گذرے اور گھر کو چلے جائیں اگر سب لوگ جمع ہو گئے ہوں اور دو ایک نہ آئے ہوں تو ان کی وجہ سے حاضرین کے کھانا کھلانے میں دیر نہ کی جائے بلکہ حاضرین کو کھلا دیا جائے اور بقیہ کو بعد آنے کے کھلایا جائے ہاں اگر کوئی ایسا شخص رہ گیا ہو کہ

انتظار نہ کرنے سے دل شکستہ اور رنجیدہ ہو گا تو حاضرین کے کھلانے میں اس نیت سے دیر کرنا بھی روا ہے ورنہ نہیں۔

۱۱۸ ---- دستر خوان پر کچھ سبزی بھی ہونا چاہئے تاکہ فرشتے بھی شریک دعوت ہوں۔

۱۱۹ ---- جب سب کے روبرو کھانا رکھا جائے تو صاحب خانہ کو کھانے کی اجازت دینا چاہئے بے اجازت کھانا نہ چاہیے، جب اجازت ہو تو نیچی نگاہ کر کے کھانا شروع کرو اور کھاتے میں ادھر ادھر نہ دیکھو دوسروں کے نوالے نہ تکو۔

۱۲۰ ---- کھاتے وقت منہ کھانے کے برتن سے جدا رکھو تاکہ پھندا لگنے اور کھانسی آنے کے وقت کوئی چیز منہ سے برتن میں نہ گرے بلکہ پھندا لگنے اور کھانسی آتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا یا منہ پھیر لینا اچھا ہے اور کھاتے وقت ہاتھ برتن میں نہ چھڑکتے جاؤ اور عادت سے کم نہ کھاؤ کہ ریا ہو گا۔

۱۲۱ ---- دستر خوان پر سے قبل دستر خوان اٹھانے کے نہ اٹھو اور ہاتھ کھانے سے نہ اٹھاؤ جب تک کہ تمہارے ساتھی کھانے سے فارغ نہ ہو لیں، اگر پیٹ بھر گیا ہو تب بھی ان کا ساتھ دو اور ذرا ذرا سا کھاتے رہو یا ان سے کچھ عذر کر کے جدا ہو جاؤ تاکہ وہ پیٹ بھر کر کھالیں اور شرمائیں نہیں۔

۱۲۲ ---- بعد کھانے کے دانتوں میں خلال کرو اور جو کھانا خلال یا زبان سے نکالا ہوا سے اس طرح پھینکو کہ لوگوں پر نہ پڑے اور اگر تھوکنے کی جگہ نہ ہو تو منہ میں لئے رہو جب طشت ہاتھ دھونے کو لایا جائے تو اس میں ڈال دو اور ہاتھ دھو۔

(باقی آداب کھانا کھانے کے بیان میں دیکھو)

(۷)

مہمان نوازی کے آداب

مہمان نوازی سنت اسلام و طریقہ خلیل اللہ علیہ السلام اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ حدیث میں ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ کھانا کھانے میں جو کرامت پاتا ہے اگر اسے جانے تو اکیلے کبھی کھانا نہ کھائے۔۔۔۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے گویا مہمان کے باعث اللہ تعالیٰ گھر والوں کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

۱۲۳ --- اگر کوئی شخص تمہارے یہاں مہمان آئے تو اس کی خاطر مدارات کرو اس کا اکرام کرو اسے آرام دو اس کی خدمت کے لئے تیار ہو، اس کے واسطے بچھونا بچھواؤ عمدہ عمدہ حسب حیثیت کھانے پکواؤ اور اچھے برتنوں میں اس کے سامنے رکھو۔

۱۲۴ --- کھانا مرغوب اور موافق خواہش مہمان اگر ہو تو بہت اچھا ہے اور کچھ نہ کچھ میٹھا کھانا بھی ہو۔۔۔۔ حدیث میں ہے جو اپنے بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے گا قیامت کی گھبراہٹ سے بچے گا اور جو لذیذ چیز موافق اس کی خواہش کے کھلائے گا ہزار نیکیوں کا ثواب پائے گا اور مسلمان کے پیٹ میں ایک آنت ہے جو سوا میٹھی چیز کے اور کسی سے نہیں بھرتی ہے اور بعد کھانا کھانے کے میٹھی چیز کھانا قسم قسم کے کھانوں سے بہتر ہے۔

۱۲۵ ---- مہمان کی خود خدمت کرو اس سے خدمت نہ کراؤ۔۔۔۔ قاضی یحییٰ ابن اکثم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات خلیفہ مامون رشید کا مہمان تھا کہ

آدھی رات گئے مجھے پیاس لگی میں پانی پینے اٹھا ماموں رشید نے وجہ اٹھنے کی پوچھی میں نے کہا پیاس لگی ہے کہا اپنی جگہ جاؤ اور خود اٹھ کر میرے واسطے پانی لاتے، میں نے کہا کیا کوئی غلام باندی نہ تھا جس سے آپ منگاتے، کہا سب سو رہے ہیں، میں نے کہا میں خود پی لیتا آپ نے کیوں تکلیف کی، پس (خلیفہ) ماموں نے کہا مہمان سے خدمت لینا برا اور بدنامی کا باعث ہے---- خیال کرنا چاہیے کہ ایک خلیفہ وقت نے اپنے مہمان کی خاطر آدھی رات کو خود تکلیف کی اور مہمان کو تکلیف دینا پسند نہ کیا، اسے خود اٹھ کر پانی پینے نہ دیا بلکہ اپنے باندی غلاموں کو بھی سوتے سے اٹھانا پسند نہ کیا۔

۱۲۶ ---- مہمان سے خندہ پیشانی وشیریں زبانی سے گفتگو کرو، خاموش نہ رہو، نہ اسے اکیلا چھوڑو، نہ اس کے سامنے اپنے نوکروں پر غصہ کرو، نہ اس کے باعث اپنے اہل وعیال پر تنگی کرو۔

۱۲۷ ---- مہمان کے لئے تکلف نہ کرو کہ تمہیں گراں معلوم ہو اور اس کے سبب مہمان کو برا سمجھو اور اس سے اکسانے لگو کہ مہمان سے اکسانا اللہ تعالی کے نزدیک برا ہے۔

۱۲۸ ---- مہمانداری تین روز تک ہے اور تین روز کے بعد صدقہ ہے یعنی مہمان تین روز سے زیادہ رہے تو صاحب خانہ کو تین روز تک مہمانی اور بعد تین روز کے صدقہ کا ثواب ملیگا مگر مہمان کو چاہئے کہ تین روز سے زیادہ نہ رہے۔

۱۲۹ ----اگر مہمان تھوڑے ہوں تو خود بھی ان کے ساتھ کھانا کھاؤ اور اگر زیادہ ہوں تو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ بلکہ ان کے کھلانے پلانے کام خدمت میں مصروف رہو۔

۱۳۰ ---- مہمانوں کے ساتھ ایسے شخص کو نہ بٹھاؤ جس سے انھیں نفرت و گھن آتے---- ان کا بیٹھنا انھیں ناگوار ہو جیسے جذامی، کوڑی، رذیل، بد حیثیت، میلے۔

۱۳۱ ---- مہمان سے جب صاحب خانہ کھانے کو کہے تو جھوٹا عذر نہ کرے جیسے کہ "میرا پیٹ بھرا ہے"، "مجھے بھوک نہیں ہے" اور واقع میں وہ بھوکا ہو۔

۱۳۲ ---- جب صاحب خانہ مہمان کے سامنے کھانا لائے تو اسے خوشی سے کھاتے اس میں عیب نہ نکالے، اسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھے اگر چہ وہ حقیر ہی ہو۔

۱۳۳ ---- مہمان صاحب خانہ سے ایسی چیز کی فرمائش نہ کرے کہ اس پر اس شے کا مہیا کرنا اپنی مفلسی کے باعث یا بازار میں نہ ملنے یا اور کسی وجہ سے مشکل وگراں ہو۔

۱۳۴ ---- مہمان دستر خوان پر سے کوئی شے پھر کے واسطے نہ اٹھا رکھے۔

۱۳۵ ---- مہمان بلا اجازت صاحب خانہ دستر خوان پر سے کوئی چیز کسی کو اٹھا کر نہ دے حتی کہ فقیر کو بھی ٹکڑا نہ دے اور کتے بلی کو بھی سوا جلی روٹی اور ہڈی کے کچھ نہ ڈالے۔

۱۳۶ ---- اگر چند مہمان ہوں اور ہر ایک کے سامنے جدا جدا کھانا رکھا گیا ہو تو ہر ایک اپنے اپنے کھانے کو کھاتے اور دوسرے کے کھانے میں سے کچھ نہ لے۔

۱۳۷ ---- مہمان بلا کہے یا بلا موجودگی صاحب خانہ کے کھانا شروع نہ کرے اگر چہ کھانا سامنے رکھا ہو۔

۱۳۸ ---- صاحب خانہ مہمان سے کھانا کھاتے میں دو ایک بار "اور کھایئے اور کھایئے کہے" مگر زیادہ اصرار نہ کرے کہ برا ہے۔

۱۳۹ ---- مہمان جب جانے کا قصد کرے تو پہلے صاحب خانہ سے جانے کی اجازت

لے اور صاحب خانہ بخوشی خاطر اسے اجازت دے، منع نہ کرے اور دروازہ تک اسے پہنچانے آئے پھر مہمان صاحب خانہ کے واسطے دعا خیر کرے اور رخصت ہو۔

۱۴۰ ---- اگر کوئی بات میزبان سے مہمان کے یا مہمان سے میزبان کے ناگوار خاطر ہوئی ہو تو اسے چھپائے کسی پر ظاہر نہ کرے۔۔۔۔

(۸)

کھانے پینے کے آداب

۱۴۱ ---- آدمی کو زندہ رہنے کی مقدار کھانا پینا فرض ہے اور نماز کھڑے ہو کر پڑھنے اور روزہ اچھی طرح رکھنے کی مقدار مستحب ہے اور پیٹ بھر کر کھانا مباح ہے اور پیٹ سے زیادہ کھانا حرام ہے مگر جبکہ مہمان کی خاطر یا عبادت میں زیادہ قوی ہونے کی غرض سے زائد کھایا جائے تو جائز ہے۔ بہرحال بہ نیت قوت عبادت کھایا پیا جائے تاکہ پیٹ بھی بھرے اور ثواب بھی ملے۔ ؎

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

وانما الاعمال بالنیات

۱۴۲ ---- کھانے پینے میں اپنے اور اپنے اہل و عیال پر کمی اور تنگی نہ کی جائے اور نہ زیادتی و فضول خرچی کی جائے۔

۱۴۳ ---- چند طرح کے کھانے پکوا کر کھانا صرف بیجا کرنا، شرعاً منع ہے مگر مہمان کے لیے۔

۱۴۴ ----فواکہ (میوہ جات اور پھل وغیرہ) کھانے میں حرج نہیں۔

۱۴۵ ----جب کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو اور کلی کرو، صرف انگلیاں یا ایک ہاتھ دھونے سے سنت ادا نہ ہوگی۔

۱۴۶ ----ہاتھ دھو کر رومال کپڑے سے نہ پوچھو تاکہ تری کھانے تک باقی رہے۔

۱۴۷ ---- پھر بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاؤ تو درمیان میں یاد آنے پر بسم اللہ علی اولہ و آخرہ کہو اور اگر بعد کھانے کے یاد ہو اور کھانا ابھی سامنے ہو تو بسم اللہ علی اولہ و آخرہ کہہ کر دو ایک نوالہ اور کھالو اور اگر کھانا سامنے سے اٹھالیا گیا ہو تو بسم اللہ کہہ کر انگلیاں چاٹ لو پھر ہاتھ دھو۔

۱۴۸ ----بسم اللہ نہ کرنے سے کھانا بے برکت ہوتا ہے اور نقصان دیتا ہے اور شیطان ساتھ کھاتا ہے لہذا شروع میں بسم اللہ کہنا کافی ہے ہر نوالہ پر بسم اللہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۹ ---- سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاؤ پانی پیو، الٹے ہاتھ سے نہ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے بعض بعض آدمی بیں ہتے ہوتے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ سے ہر کام کرتے ہیں) انھیں چاہیے کہ رفتہ رفتہ اپنی عادت چھوڑیں۔

۱۵۰ ---- اکروں یا دو زانو بیٹھ کر یا داہنا پاؤں کھڑا کر کے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ کر اور قدرے جھک کر اور کھانے کی طرف مائل و متوجہ ہو کر کھانا کھاؤ، اوندھے ہو کر، لیٹ کر، کھڑے ہو کر، ٹیک لگا کر، تکیہ لگا کر، پالتھی مار کر، جوتہ پہن کر، ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر دوسرے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤ کہ یہ سب طریقے خلاف سنت ہیں۔

۱۵۱ ---- زمین پر بیٹھ کر کھانا مسنون ہے اور تخت و چارپائی پر بھی جائز ہے مگر میز کرسی پر کھانا ناجائز ہے کہ طریقہ نصاریٰ ہے اور ہمیں ان سے مشابہت ممنوع و ناجائز ہے۔

۱۵۲ ---- تین انگلیوں یعنی انگوٹھے اور کلمہ اور بیچ کی انگلی سے کھانا کھاؤ، تین سے کم ایک یا دو سے اور تین سے زیادہ چار پانچ سے بلا عذر کھانا کھانا خلاف سنت ہے کہ تین انگلی سے کھانا طریقہ انبیا علیہم السلام ہے اور ایک انگلی سے کھانا طریقہ شیطان اور دو سے کھانا طریقہ متکبرین ہے۔

۱۵۳ ---- نمکین چیز سے کھانا شروع کرو اور نمکین ہی پر ختم کرو کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور ستر بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

۱۵۴ ---- کھانا کھاتے میں اچھی باتیں، نیکوں کے قصے بیان کرو، چپ چاپ کھانا نہ کھاؤ اور نہ ایسی باتیں کرو جس سے نفرت پیدا ہو، گھن آئے جیسے پاخانہ وغیرہ کا ذکر بیماری موت کی باتیں۔

۱۵۵ ---- جوتہ اتار کر کھانا کھاؤ۔

۱۵۶ ---- کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ کہ ٹھنڈا با برکت اور گرم بے برکت ہوتا ہے۔

۱۵۷ ---- کھانا پھونک کر ٹھنڈا نہ کرو خود ٹھنڈا ہونے دو کہ پھونک کر ٹھنڈا کرنے سے کھانا بے برکت ہو جاتا ہے۔

۱۵۸ ---- کھانا ایک طرف سے اپنے آگے سے کھاؤ دوسرے شخص کے آگے سے اور بیچ میں سے نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت نازل ہوتی ہے۔

۱۵۹ ---- اکیلے کھانا نہ کھاؤ، اہل و عیال گھر کے لوگوں کے ہمراہ کھاؤ کہ اکٹھے ہو کر کھانے میں برکت ہوتی ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اور اللہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

۱۶۰ ---- غیر مسلم یہود و نصاریٰ وغیرہ کے ہمراہ کھانا نہ کھاؤ۔ اور پیٹ بھرنے سے پہلے الگ ہو جاؤ تاکہ پیٹ میں نور الٰہی سمانے کی گنجائش رہے۔ مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اندروں از طعام خالی دارو   تا در و نور معرفت بینی

بلکہ پیٹ بھر کر کھانا اور بھرے پر بھرنا بیماریاں پیدا کرتا ہے اور آدمی کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔

۱۶۱ ---- سونے چاندی کے برتنوں میں اور سونے چاندی کے چمچوں سے کھانا حرام ہے۔

۱۶۲ ---- ہندو وغیرہ مشرکین کے برتنوں میں بغیر دھوئے کھانا پینا مکروہ ہے اور جو ان کا نجس ہونا معلوم ہو تو بے دھوئے کھانا ناجائز ہے۔

۱۶۳ ---- گھی، تیل، دہی، مٹھاء سرکہ کے سوا سڑی ہوئی بدبودار چیز کھانا حرام ہے۔

۱۶۴ ---- بے ضرورت اور ضرورت سے زائد مٹی چونہ کھانا حرام ہے۔

۱۶۵ ---- کھانا کھانے میں اگر نوالہ گر جائے تو اسے اٹھا کر صاف کر کر کھالو، اللہ اس کے بدلہ تمہارے گناہ معاف فرمائے گا، اسے پھینکو اور چھوڑو نہیں کہ شیطان کھالے گا۔

۱۶۶ ---- اگر کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دیکر، ڈبو کر نکال کر پھینک دو اور کھانا کھالو کہ اس کے ایک بازو میں زہر اور بیماری اور دوسرے میں شفا ہے..... جب وہ کسی چیز میں گرتی ہے تو زہریلے بازو کے بل گرتی ہے پس جب تم اسے ڈبو لو گے تو دونوں بازو اس کے ڈوب جائیں گے پھر وہ کھانا ضرر نہ دے گا۔

۱٦۷ ---- کھاتے میں دستر خوان پر روٹی وغیرہ کے جو ریزے گر پڑیں ہوں انھیں چن کر اٹھا کر کھالو، شیطان کے لئے انھیں نہ چھوڑو کہ وہ چن کر کھالے گا۔

۱٦۸ ---- ناپاکی کی حالت میں بے ہاتھ دھوتے، کلی کئے نہ کھاؤ، نہ پانی پیو۔

۱٦۹ ---- جب کھانا کھاؤ تو اگر اچھا معلوم ہو کھالو ورنہ چھوڑ دو، اسے برا نہ کہو، اس میں عیب نہ نکالو کہ "اچھا نہیں پکا ہے" "نمک تیز ہے" "مرچ زیادہ ہے" "نمک پھیکا ہے" "مرچ کم ہے" "گھی کم پڑا ہے" "کچا ہے" وغیر ذلک۔

۱۷۰ ---- کھانا دستر خوان پر کھاؤ، سینی اور خوان پر نہ کھاؤ۔

۱۷۱ ---- چلتے پھرتے سواری پر کھڑے ہو کر کھانا نہ کھاؤ۔

۱۷۲ ---- بازار میں، راستہ، گلی میں کوئی چیز نہ کھاؤ، کسی کے یہاں کھانا کھانے کا وقت تاک کر نہ جاؤ۔

۱۷۳ ---- ٹوپی اوڑھ کر کھانا کھانا چاہئیے اور اگر ننگے سر کھالیا تو بھی مضائقہ نہیں۔

۱۷۴ ---- روٹی کے کنارے توڑ ڈالنا اور بیچ کی کھالینا یا اچھی اچھی پھولی پھولی روٹیاں بین کر (چن کر) کھانا اور بری بری جلی بھنی چھوڑ دینا نہ چاہئیے بلکہ جو سامنے آئے وہ کھائے، ہاں اگر کناروں اور جلی بھنی بری روٹیاں کوئی اور کھانے والا ہو تو مضائقہ نہیں۔

۱۷۵ ---- ہر نوالہ بسم اللہ کہہ کر کھانا اچھا ہے یا پہلے نوالہ پر بسم اللہ اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور آواز سے بسم اللہ کہے تاکہ ساتھیوں کو بھی یاد ہو جائے۔

۱۷٦ ---- نوالہ چھوٹا کھائے اور خوب چبا کر کھائے اور جب تک کہ منہ میں کا نوالہ نہ کھالے دوسرا نوالہ لینے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے اور برتن میں ہاتھ نہ چہرہ کتا

جائے اور نہ نوالہ منہ میں لیتے وقت سر برتن میں جھکائے۔

۱۷۷ ---- سونے چاندی کے برتنوں کے سوا اور دھاتوں اور چینی کانچ شیشہ کے برتنوں میں کھانا جائز ہے مگر مٹی کے برتنوں میں کھانا کھانا افضل ہے۔۔۔۔ جس گھر میں مٹی کے برتنوں میں کھانا کھایا جاتا ہے اس گھر کی زیارت کو فرشتے آیا کرتے ہیں۔

۱۷۸ ---- بعد کھانا کھانے کے برتن کو صاف کرو، چاٹو، پھر انگلیاں چاٹو کہ جو شخص بعد کھانے کے برتن اور انگلیاں چاٹے گا اللہ تعالی اسے کبھی بھوکا نہ رکھے گا، دونوں جہان میں پیٹ بھرا رکھے گا اور برتن اس کے واسطے استغفار کرے گا مگر انگلیاں منہ میں لے کر نہ چاٹی جائیں زبان سے صاف کی جائیں۔

۱۷۹ ---- پھر ہاتھ دھو اور ہاتھ دھونے، انگلیاں چاٹنے سے پہلے، ہاتھ رومال وغیرہ کپڑے سے صاف نہ کرو۔

۱۸۰ ---- کسی غیر کے کپڑے سے بے اجازت اس کی ہاتھ نہ پوچھو ہاں اگر تمہارا لڑکا یا خادم ہو کہ جسے تمہیں نے کپڑا دیا ہو تو اس کے کپڑے سے بے اجازت اس کی پوچھ سکتے ہو۔

۱۸۱ ---- بعد کھانے کے کاغذ سے ہاتھ صاف نہ کرو۔

۱۸۲ ---- بعد کھانے کے صابون، آٹے، بھوسی سے بغرض چکنائی چھٹانے کے ہاتھ دھونا جائز ہے۔

۱۸۳ ---- جس برتن میں کھایا ہو اس میں ہاتھ نہ دھو کہ افلاس و فقر لاتا ہے۔

۱۸۴ ---- پھر خلال کرو اور دانتوں مسوڑھوں کو میل کچیل کھانے کی چکنائی سے پاک و صاف کرو اور دانتوں میں سے زبان سے جو نکالو اسے کھالو اور خلال سے جو

نکالو اسے تھوک دو۔

۱۸۵ ---- کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الحمد للہ کہو یا یہ دعا پڑھو الحمد للہ الذی اطعمنی و اشبعنی و اسقانی و اروانی اللھم بارک لنا فیہ و ابدلہ خیر امنہ اور سورۂ اخلاص اور لایلف پڑھو جو شخص بعد کھانا کھانے پانی پینے کے یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اگر دودھ پیا ہو تو یوں کہو اللھم، بارک لنا فیہ و زدنا منہ۔

۱۸۶ ---- کھانے پینے کی چیز کو کھلا ہوا نہ کہیں سے لاؤ نہ کہیں کو لیجاؤ ----- حدیث میں ہے کہ ایک انصار حضور کے واسطے دودھ کھلا ہوا لایا آپ نے فرمایا اسے ڈھک کر کیوں نہ لایا؟۔

۱۸۷ ---- اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلاؤ اور اگر ساتھ نہ کھلا سکو تو اس کے واسطے دستر خوان پر کچھ کھانا ٹکڑا نوالہ چھوڑ دو۔

۱۸۸ ---- روٹی کا ادب و تعظیم کرو اگر اس کا کوئی ٹکڑا نوالہ گرا ہوا پاؤ تو اسے اٹھا کر کھا لو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے گا ----- حدیث میں ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے پس آپ نے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھ کر اٹھایا اور جھاڑ کر کھا لیا اور فرمایا اس بزرگ کی تعظیم کرو کہ جس سے یہ بھاگ گئی پھر اس کے پاس لوٹ کر نہ آئی

۱۸۹ ---- اگر دستر خوان پر روٹی کے ٹکڑے نوالے بچ رہیں اور حاجت سے زائد ہوں اہل و عیال کے کام میں نہ آئیں تو انھیں پھینکو نہیں اور کسی کو دے دو یا کسی جانور کو کھلا دو۔

۱۹۰ ---- موٹی ر ٹی پکوا کر کھانا مسنون ہے کہ حضور موٹی روٹی پکوا کر کھاتے تھے پتلی نہیں کھاتے تھے۔

۱۹۱ ---- گری ہوئی روٹی کو اٹھا کر چومنا جائز ہے۔

۱۹۲ ---- گوشت یا روٹی کو چھری چاقو سے کاٹ کر نہ کھاؤ۔

۱۹۳ ---- روٹی سے، انگلیاں، چھری، چمچا صاف نہ کرو۔

۱۹۴ ---- روٹی پر برتن وغیرہ کوئی چیز ایسی نہ رکھو کہ جس سے اس کی بے ادبی ہو۔

۱۹۵ ---- جب پانی پینے کا ارادہ کرو پہلے دیکھ لو کہ اس میں کچھ پڑا تو نہیں ہے پھر داہنے ہاتھ میں پانی کا برتن لے کر اور بسم اللہ کہہ کر پیو اور خیال رکھو کہ پانی پیتے میں نیچے نہ ٹپکے اگر پانی پیتے میں ڈکار آئے تو پانی منہ سے ہٹا لو۔

۱۹۶ ---- پانی ایک سانس میں نہ پیو، تین سانسوں میں پیو، اول سانس پر بسم اللہ اور آخر پر الحمد اللہ کہو۔

۱۹۷ ---- پانی میں سانسیں نہ لیتے جاؤ اور نہ ایک دم پانی پیو بلکہ ٹھہر ٹھہر کر، دم لے لے کر اطمینان سے پیو۔

۱۹۸ ---- پانی غیرہ پینی والی چیز میں پھونکیں نہ مارو اگر اس میں کچھ پڑا ہو تو انگلی سے نکال ڈالو یا برتن کو جھکا کر قدرے پانی پھینک دو تا کہ وہ پانی کے ساتھ بہہ کر نکل جائے، پھونک کر نہ نکالو۔

۱۹۹ ---- سوائے آب زم زم کے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے کوئی پانی کھڑے ہو کر نہ پیو۔

۲۰۰ ---- حوض، دریا، تالاب سے منہ لگا کر پانی نہ پیو اگر برتن نہ ہو تو چلو میں لے کر پیو اور نہ ایک ہاتھ سے پیو اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو بے دیکھے بے ہلائے پانی نہ پیو ہاں اگر برتن ڈھکا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۱ ---- راہ میں سبیلیں لگی ہوتی ہیں حتی الامکان ان کا پانی نہ پیو۔

۲۰۲ ---- نہار منہ پانی نہ پیو۔

۲۰۳ ---- کھانا کھانے میں پانی نہ پیو بعد ختم (کچھ دیر بعد) پیو۔

۲۰۴ ---- مردوں کو غیر اور اجنبی عورتوں کا اور عورتوں کو اجنبی مردوں کا جھوٹا پانی پینا اور جھوٹی چیز کھانا مکروہ ہے۔

۲۰۵ ---- دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ کرو یعنی کچھ دیر سو اور شام کا کھانا کھا کر ٹہلو۔۔۔۔

(۹)

کپڑے وغیرہ پہننے کے آداب

۲۰۷ ---- ستر عورت (یعنی جسم کا جو حصہ ڈھانکنا ضروری ہے) ڈھانکنے کے قابل اور سردی و گرمی کے نقصان سے بچنے کے لئے کپڑا پہننا فرض ہے، ستر عورت مرد کا ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ہی، اور عورت کا نماز میں سواء چہرہ اور کف دست و پا کے کل بدن ستر عورت ہے اور نامحرموں سے تمام بدن سر سے پا تک چھپانا واجب ہے، زائد بغرض زینت و اظہار نعمت الٰہی پاجامہ، کرتا، انگرکھا، بنڈی، جبہ پہننا، عمامہ باندھنا مستحب ہے۔

۲۰۸ ---- اور عمدہ پوشاک بغرض زینت و تجمل پہننا مباح ہے جیسے کہ عیدین اور جمعہ اور بیاہ شادی، مجالس و محافل میں پہنتے ہیں ہاں بہ نیت تکبر و تفاخر اچھے کپڑے پہننا ناجائز ہیں۔۔۔۔ اولیٰ یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے، نہ بہت برے ہوں کہ لوگ بخیل و خسیس کہیں اور نہ بہت اچھے ہوں کہ متکبر اور اترانے والا کہلائے کہ باوجود قدرت اور مال دار ہونے کے برے کپڑے پہننا اور غریبوں کی طرح رہنا شرعاً و عرفاً قبیح و مذموم

ہے۔۔۔۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص برے کپڑے پہن کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، "کیا تیرے پاس مال ہے"، اس نے عرض کیا "میرے پاس ہر طرح کا مال ہے"، فرمایا، تو "اللہ کی نعمت کا اظہار کر" یعنی مال دار ہو کر فقیروں غریبوں کے سے کپڑے نہ پہن۔

۲۰۹ ---- بلکہ بہتر و لائق یہ ہے کہ ہر وقت دھلے کپڑے پہنے اور کبھی کبھی نئے اچھے عمدہ کپڑے پہنے، نہ ہر وقت تاکہ غربا کا دیکھ کر دل نہ دکھے، انھیں حسرت نہ آئے، رنج نہ ہو اسی طرح گھڑی گھڑی جوڑے بدلنا، ایک کپڑا اتار کر دوسرا پہننا اور دوسرا اتار کر تیسرا پہننا، حاجت سے زائد کپڑے بنانا نہ چاہئیے جبکہ ایک ہی کافی ہو کہ اس میں بھی غربا کو حسرت آئے گی، ان کا دل دکھے گا۔

۲۱۰ ---- کپڑے اون یا سوت یا ٹسر کے پہننا اور لمبائی چوڑائی ان کے موافق سنت کے رکھنا چاہئیے مثلاً انگرکھے، کرتے کی لمبائی نصف پنڈلی تک اور آستین ہاتھ کے نیچے یا انگلیوں کے سر تک ہو اور منہ آستین کا ایک بالشت ہو، یا پاجامہ ٹخنوں سے اونچا ہو، اس پر زیادتی خلاف سنت و ناجائز ہے۔

۲۱۱ ---- ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننا جیسا کہ آجکل پہنا جاتا ہے قطعاً ناجائز و گناہ اور تکبراً حرام ہے۔

۲۱۲ ---- جس کپڑے کا تانا بانا یا صرف بانا ریشم کا ہو اسے مردوں کو پہننا حرام اور عورتوں کو جائز اور جس کپڑے کا تانا ریشم اور بانا سوت وغیرہ کا ہو مردوں کو بھی پہننا جائز اور جو کپڑا زر تار ہو وہ بھی مردوں کو پہننا حرام اور جس کپڑے کا مردوں کو پہننا حرام و گناہ اسے لڑکوں کو بھی پہنانا حرام و

گناہ۔۔۔۔۔ اگر پہنایا جائے گا پہنانے والا گنہ گار ہوگا۔ ہاں جس کپڑے میں ریشم کے پھول، بوٹے، دور دور پڑے ہوں یا حاشیہ پر ریشم و کلابتوں کا چار انگل کام ہو اس کے پہننے میں مضائقہ نہیں جیسے شالی چادریں، بنارسی ڈوپٹے۔

۲۱۳ ---- سفید کپڑے پہننا سب سے بہتر ہیں اور سیاہ بھی مستحب ہیں اور سبز بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے مگر سرخ و زرد رنگ پہننا مکروہ و ناجائز ہے کہ شیطان کو محبوب ہے اور حضور کو مکروہ و مبغوض تھا۔۔۔۔ ایک بار ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے سرخ کپڑے پہنے ہوئے گزرا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہ دیا۔

۲۱۴ ---- سیاہ کپڑے پہننا اگرچہ مستحب ہیں مگر کسی کے غم اور ایام محرم میں ناجائز ہیں اسی طرح ایام محرم میں ہرے نیلے کپڑے پہننا بھی ناجائز ہیں کہ شعار روافض ہے، ہمیں اس سے بچنا اور دور رہنا لازم ہے کہ اسوں کی مشابہت اور سوگ منانے سے ہمیں منع فرمایا گیا ہے۔

۲۱۵ ---- کپڑے صاف و ستھرے پہنو کہ میلے کچیلے کپڑے پہننا مکروہ مذموم ہیں اور صاف ستھرے پہننا محبوب و مرغوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور طبیعت کو خوش رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ ایک بار ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا، "کیا یہ شخص ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے کپڑے دھوتے، صاف کرے؟۔

۲۱۶ ----- مردوں کو عورتوں جیسے اور عورتوں کو مردوں کے سے کپڑے، جوتے پہننا

حرام ہے۔

۲۱۷ ---- مسلمانوں کو غیر مسلموں کا سا لباس پہننا ان کی سی وضع بنانا حرام ہے۔

۲۱۸ ---- عورتوں کو ایسے باریک کپڑے پہننا جس سے بدن نظر آئے ناجائز ہیں۔۔۔۔۔ ایک صحابیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریک کپڑے پہن کر آئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا اور ان کی جانب توجہ نہ کی۔

۲۱۹ ----- ناپاک کپڑا پہننا مکروہ ہے۔

۲۲۰ ---- چرا کر یا زبردستی کسی کا کپڑا پہننا منع ہے اسی طرح دھوبی جو کپڑے بدل لاتے ہیں انھیں بھی پہننا نہ چاہئے۔

۲۲۱ ----- پاجامہ اور عمامہ کو تکیہ کی طرح سر کے نیچے نہ رکھو۔

۲۲۲ ---- ٹوپی اوڑھنا جائز ہے اور عمامہ باندھنا ٹوپی اوڑھنے سے افضل ہے اگر باندھو تو ٹوپی پر باندھو، بے ٹوپی کے نہ باندھو کہ قیامت کے دن عمامہ باندھنے والے کو ہر پیچ عمامہ کے بدلے ایک نور عطا فرمایا جائے گا۔

۲۲۳ ---- عمامہ کی دم پیچھے دونوں کاندھوں کے درمیان چھوڑو اور دہنے ہاتھ کی طرف رکھنا بھی جائز ہے لیکن بائیں ہاتھ کی جانب رکھنا بدعت ہے، لمبائی اس کی کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ نصف کمر ہو، اس سے زائد بدعت و ناجائز اور تکبراً حرام۔

۲۲۴ ---- اگر بندھے ہوئے عمامہ کو کھول کر پھر سے باندھنے کا ارادہ کرو تو اسے ایک دم اتار کر زمین پر نہ ڈالو بلکہ جس طرح پیچ پیچ کر کے باندھا تھا اسی طرح پیچ پیچ کر کے کھولو۔

۲۲۵ ---- جب کپڑے اتارو تو بسم اللہ کہہ کر اتارو اور پہنو تو بسم اللہ کہہ کر پہنو اور

پہنتے وقت دہنی جانب سے شروع کرو مثلاً اگر کھا کرتا پہنو تو دہنی آستین میں ہاتھ ڈالو اور پاجامہ پہنو تو دہنے پائنچے میں پاؤں ڈالو اور کرتہ پاجامہ سے پہلے پہنو۔

۲۲۶ --- کسی کپڑے کو پہننا ترک نہ کرو جب تک کہ اس میں پیوند لگا کر نہ پہن لو کہ پیوند لگا کر کپڑا پہننا سنتہ اسلام ہے..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے زمانہ خلافت میں دونوں کاندھوں کے درمیان پیوند لگاتے دیکھا اور آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے تھے اور آپ خطبہ فرمارہے تھے۔

۲۲۷ --- نیا کپڑا جمعہ کو پہننا چاہئے۔

۲۲۸ --- حدیث میں ہے جو شخص نیا کپڑا پہن کر پرانے کو صدقہ کریگا اور نیا کپڑا پہنتے وقت یوں کہے گا الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی وا تجمل بہ فی حیاتی وہ دنیا و آخرت میں اللہ کے ذمہ میں اللہ کے سایہ میں رہے گا..... دوسری حدیث میں ہے کہ جو یوں کہے گا الحمد للہ الذی کسانی ھذا و رزقنیہ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔

۲۲۹ --- جب کوئی کپڑا بدن سے اتارو یا بستر سے سو کے اٹھو تو اسے طے کر کے لپیٹ کے رکھو یا بستر کو لوٹ دو بچھا ہوا نہ چھوڑو کہ شیطان کھلے ہوتے کپڑوں کو استعمال کرتا ہے طے کئے ہوں کو استعمال نہیں کرتا ہے۔

۲۳۰ --- باوجود کپڑے ہونے کے ننگے بدن پھرنا ناجائز ہے۔

۲۳۱ --- جب جوتہ پہنو تو پہلے دہنے پاؤں میں پہنو اور جب اتارو تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارو۔

۲۳۲ --- کھڑے ہو کر جوتا پہنو اگر کھڑے ہو کر جوتہ پہننے میں کچھ دقت ہو بیٹھ کر

پہنو، سیاہ رنگ اور زنانی وضع اور لکڑی کی تلی کا جوتہ نہ پہنو۔

۲۳۳ --- مردوں کو سوائے چاندی کی انگوٹھی کے کوئی چیز سونے چاندی کی پہننا جائز نہیں ہے حرام ہے اور انگوٹھی پہننا جب جائز ہے کہ وہ صرف ایک ہی ہو ایک سے زائد حرام اور ایک نگ کی ہو دو تین نگوں کی عورتوں کی طرح کی ناجائز اور ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو ورنہ ناجائز اور خالص چاندی کی ہو سونے، پیتل، تانبے، لوہے، رانگہ وغیرہ کی ناجائز، مہر یا نقش کی خاطر پہنی ہو، محض زیب و زینت کی غرض سے نہ ہو ورنہ ترک افضل و بہتر ہے..... ترمذی عبداللہ ابن بریدہ سے راوی کہ ایک شخص لوہے کی انگوٹھی پہن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ نے فرمایا تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں پھر وہ (پیتل؟) پہن کر حضور کے سامنے آیا آپ نے فرمایا میں بتوں کی بو تجھ سے پاتا ہوں..... پھر وہ سونے کی پہن کر آیا فرمایا کیا ہے کہ میں تجھ پر جنتیوں کا زیور دیکھتا ہوں..... پس اس شخص نے کہا کہ پھر میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟..... فرمایا چاندی کی اور پوری ایک مثقال کی نہ کر۔

۲۳۴ --- جس طرح مردوں کو تانبے، لوہے، پیتل، رانگہ وغیرہ دہات کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے اسی طرح عورتوں کو بھی ناجائز ہے۔

۲۳۵ --- تانبے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پر اگر چاندی چڑھی ہو کہ تانبہ پیتل نظر نہ آئے یا ہڈی یا ہاتھی دانت کی ہو تو جائز ہے۔

۲۳۶ --- بے ضرورت مردوں کو انگوٹھی نہ پہننا ہی بہتر افضل ہے۔ انگوٹھی دہنے ہاتھ کی چھنگلی یا اس کے پاس کی انگلی میں پہنی جاتے اور بائیں ہاتھ میں بھی پہننا جائز ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہاتھ میں پہننا

ثابت ہے مگر کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں نہ پہننا چاہیے۔ اور عورتوں کو سب انگلیوں میں پہننا جائز ہے۔

۲۳۷ --- چاندی کے دانت بنوانا یا چاندی کے تار سے ہلتے ہوتے بندھوانا جائز، سونے کے ناجائز۔

۲۳۸ --- لڑکوں کو کسی قسم کا زیور نہ پہناؤ۔

۲۳۹ --- عورتوں اور لڑکیوں کو بجنے والا زیور نہ پہناؤ جیسے جھانجن گھنگرو وغیرہ-----

(۱۰)

سر میں تیل ڈالنا، کنگھا کرنے، حجامت بنوانے، سرمہ لگانے، خوشبو لگانے، خضاب لگانا، ناخون کتروانے، موتے زہار لینے کے آداب

۲۴۰ --- سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا اور الجھا ہوا، غبار آلودہ، میلا کچیلا نہ رکھو، صاف ستھرا رکھو، دوسرے تیسرے روز ان میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، انھیں دھوتے، بناتے رہو کہ اللہ اور اللہ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لطافت و حسن منظر محبوب اور کثافت و بد ہئیتی مکروہ و مبغوض ہے..... حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بال الجھائے بکھیرے ہوئے آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس حال میں دیکھ کر فرمایا یہ شخص ایسی چیز نہیں پاتا ہے کہ جس سے اپنے سر کو سنبھالے، بالوں کو سلجھائے، راست و درست کرے..... دوسری حدیث

میں ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پراگندہ سر اور داڑھی آیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سر اور داڑھی کے درست کرنے کو ارشاد فرمایا، وہ گیا اور درست کر کے آیا تو آپ نے فرمایا، "یہ حال یعنی درست رکھنا، سر و منہ کا اس حال سے بہتر نہیں ہے کہ ایک تم میں بال بکھیرے و الجھے ہوتے اور بدہئیات آتے گویا کہ وہ شیطان بنا ہوا ہے" پس سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا اور الجھا ہوا نہ رکھنا چاہیے۔ انھیں صاف ستھرا درست رکھنا چاہیے ان میں تیل ڈالنا، کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۴۱ --- جب تیل ڈالنے کا ارادہ کرو تو برتن میں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈال کر بھؤوں کو لگاؤ پھر پلکوں کو پھر بسم اللہ کہہ کر سر میں ڈالو اگر بسم کہہ کر سر میں تیل نہ ڈالو گے تو تمہارے ساتھ ستر شیطان سر میں تیل ڈالیں گے۔

۲۴۲ --- داڑھی رکھنا، مونچھیں اور ناخون کتروانا زیر ناف اور بغلوں کے بال لینا، ختنہ کرنا، سارے سر پر بال رکھنا یا منڈانا مسنون ہے۔

۲۴۳ --- سر پر بال رکھ کر مانگ نکالو یا سارے سر کے بال منڈواؤ بعض سر پر بال رکھنا اور بعض کو منڈانا جسے حجامت بنوانا کہتے ہیں نہ چاہیے جیسا کہ عوام میں رائج ہے کہ سر کے دہنے بائیں اور پیچھے بال چھوڑ کر وسط سر ماتھے تک بنواتے ہیں ہاں یہ جائز ہے کہ سارے سر پر چاروں طرف بال رکھ کر تالو وسط سر کے بال بنواتے جائیں جسے پان کہتے ہیں۔

۲۴۴ --- سر کے بال کم از کم کان کی لو، گدیا تک اور زیادہ سے زیادہ کاندھے تک رکھو اس سے زیادہ بال رکھنا، عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا، چوٹی رکھنا جیسا کہ بعض آدمی رکھتے ہیں اور صوفیائے کرام کا نام بدنام کرتے ہیں، قطعاً حرام ہے..... صحیح حدیث میں ایسوں پر لعنت فرمائی گئی ہے، حضور اقدس سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کان کی گدیا اور کاندھوں کے درمیان تھے۔

۲۴۵ ---- آٹھویں روز جمعہ کے دن حجامت بنوانا، ناخون کتروانا، زیر ناف اور بغلوں کے بال صاف کرنا نہانا، دھونا مستحب اور افضل ہے اگر آٹھویں روز نہ ہوسکے تو تا خیر پندرہ اور چالیس روز تک جائز ہے، چالیس روز سے زائد مکروہ وگناہ ہے۔

۲۴۶ ---- جمعہ کے دن بعد نماز بال بنوانا، صاف کرنا، ناخون کتروانا افضل ہیں کہ حدیث میں ہے جو جمعہ کو ناخون کترواتا ہے اللہ تعالی اسے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے لیکن اگر بہت بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخون بڑھانا مکروہ، باعث تنگی رزق ہے۔

۲۴۷ ---- ناخون اس طور سے کاٹے جائیں کہ پہلے دہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا، پھر اس کے برابر والی انگلی کا، پھر چھنگلی کا، پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی کا، پھر اسکے برابر والی انگلی کا، پھر بیچ کی انگلی کا، پھر کلمہ کی انگلی کا، پھر انگوٹھے کا، پھر دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا اور پاؤں کے یوں کاٹے جائیں کہ پہلے سیدھے پاؤں کی چھنگلی کا، پھر اس کے برابر والی انگلی کا، پھر بیچ کی انگلی کا، پھر اس کے برابر والی کا، پھر انگوٹھے کا، پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے کا، پھر اس کے برابر والی انگلی کا، پھر بیچ کی انگلی کا، پھر اس کی برابر والی انگلی کا، پھر چھنگلی کا۔

۲۴۸ ---- ناخون دانتوں سے نہ کاٹنا چاہئے کہ مورث برص ہے اور کٹے ہوئے ناخون اور بالوں کو دفن کر دینا چاہیے اور پھینکنا بھی جائز ہے مگر پاخانہ و غسل خانہ میں نہ پھینکے کہ مکروہ اور ایک قسم کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۲۴۹ ---- داڑھی ایک مٹھی رکھنا مسنون ہے ایک مٹھی سے کم کرنا، کتروانا منڈانا حرام و

گناہ ہے اور ایک مٹھی سے زائد رکھنا مکروہ اس کا کاٹنا جائز اسی طرح داڑھی کے آس پاس کے غیر موزوں بالوں کا کتروانا بھی جائز ہے۔

۲۵۰ ---- جس کے داڑھی نہ نکلی ہو صرف دو ایک بال ٹھوڑی پر نکل آئے ہوں تو انھیں صاف کرانے میں حرج نہیں۔

۲۵۱ ---- بچی یعنی نیچے کے ہونٹ کے بالوں کو منڈانا اکھیڑنا ناجائز ہے۔

۲۵۲ ---- داڑھی کو باندھنا، چڑھانا، اینٹھنا، بل دینا ناجائز ہے۔

۲۵۳ ---- اگر عورتوں کے ہونٹ یا ٹھوڑی پر بال نکل آئیں تو انھیں ان کا مونڈنا صاف کرنا مستحب ہے۔

۲۵۴ ---- عورتوں کے سر کے بال منڈانا کترنا حرام ہیں مگر بضرورت شدیدہ۔

۲۵۵ ---- موچھیں کتروانا مسنون ہیں مگر اس طرح کہ جڑ بالوں کی باقی رہے اور ہونٹ کی جلد اور کنارہ کھل جائے، دکھائی دینے لگے نہ یہ کہ جڑ سے انھیں صاف کیا جائے یا منڈایا جائے کہ موچھوں کا منڈانا بھی ناجائز ہے [1]۔

۲۵۶ ---- موچھوں کے سرے باقی رکھنے مین کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ داڑھی میں مل جائیں گے۔

۲۵۷ ---- ناپاکی کی حالت میں سر منڈانا حجامت بنوانا ناخون کتروانا نہ چاہیے۔

۲۵۸ ---- گدھی، حلق اور پیٹھ اور سینہ کے بال منڈانا برا ہے۔

۲۵۹ ---- سر و داڑھی میں سے سفید بال بینا اکھیڑنا نہ چاہیے کہ مسلمان کا نور ہے۔

۲۶۰ ---- زیر ناف کے بال ناف کے نیچے سے پاخانہ کے مقام تک بلکہ اس کے آس پاس کے بال بھی استرے سے مونڈنا صاف کرنا چاہیے، چونہ و ہرتال وغیرہ سے بھی صاف کرنا جائز ہے۔

۲۶۱ ---- ختنہ سات برس کی عمر سے بارہ برس تک ہونا چاہیے اور جواز اس سے پہلے بھی

ہے اگرچہ بعد چھٹی کے ہو۔

۲۶۲ ---- سرمہ لگانا مسنون ہے مگر رات کو سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں لگانا چاہئیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی لگایا کرتے تھے۔

۲۶۳ ---- سونے چاندی کے آئینہ میں صورت دیکھنا، اسے استعمال میں لانا ممنوع و ناجائز ہے۔

۲۶۴ ---- جب آئینہ میں صورت دیکھو تو یوں کہو الحمد للہ الذی حسن خلقی و خلقی و زان منی ماشان من غیری کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھ کر یوں ہی فرمایا کرتے تھے۔

۲۶۵ ----آئینہ نہ ہو تو پانی میں دیکھ کر بال وغیرہ درست کر لو۔

۲۶۶ ---- حجام کے آئینہ میں صورت نہ دیکھنا چاہئیے۔

۲۶۷ ---- ٹوٹے دانتوں کا کنگھا نہ کرنا چاہئیے۔

۲۶۸ ---- سر اور داڑھی کے بالوں میں مہندی لگانا مستحب ہے اور وسمہ لگانا، سیاہ قسم کا خضاب لگانا، سوائے مجاہدین کے، اوروں کے واسطے جائز نہیں ہے، حرام ہے---- مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے کہ احادیث میں سیاہ خضاب لگانے والوں کے لئے سخت وعید وارد ہے ۔یہی مختار ائمہ اعلام و فقہائے کرام ہے۔

۲۶۹ ---- ہاتھ پاؤں میں مردوں کو شوقیہ زینت کے لئے مہندی لگانا ناجائز ہے اور عذر و بیماری کی وجہ سے جائز ہے----

حواشی و حوالہ جات

۱ -------ایک روایت میں مونڈانا جائز ہے

ہے اگرچہ بعد چھٹی کے ہو۔

۲۶۲ ---- سرمہ لگانا مسنون ہے مگر رات کو سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں لگانا چاہئیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی لگایا کرتے تھے۔

۲۶۳ ---- سونے چاندی کے آئینہ میں صورت دیکھنا، اسے استعمال میں لانا ممنوع و ناجائز ہے۔

۲۶۴ ---- جب آئینہ میں صورت دیکھو تو یوں کہو الحمد للہ الذی حسن خلقی و

(۱۱)

چھینکنے اور ڈکار و جمائی لینے کے آداب

۲۷۰ ---- جب چھینک آئے تو الحمد للہ رب العالمین کہو صرف الحمد للہ نہ کہو----اگر صرف الحمد للہ کہا جاتا ہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور اگر الحمد للہ رب العالمین کہا جاتا ہے تو فرشتے اس کے جواب میں دعا دیتے یرحمک اللہ کہتے ہیں اور ستر بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

۲۷۱ ---- جب چھینکنے والا الحمد للہ رب العالمین کہے تو سننے والا اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں لوٹ کر یغفر اللہ لنا ولکم کہے۔

۲۷۲ ---- چھینک کا جواب دینا واجب ہے اگر چھینک سن کر سننے والا فوراً جواب نہ دیگا بلا عذر دیر میں جواب دیگا تو گنہگار ہوگا اور ذمہ پر قرض رہے گا جو بے توبہ کئے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا اور قیامت کے دن مطالبہ کیا جائے گا خواہ چھینکنے والا سامنے ہو یا پس دیوار کہ دیوار کے پیچھے سے بھی چھینک کی آواز سن کر جواب دینا واجب ہے۔

۲۷۳ ---- عورت کی چھینک کا جواب اگر بڑھیا ہو تو زبان سے اور جوان ہو تو دل میں دے۔

۲۷۴ ---- غیر مسلم کی چھینک کا جواب واجب نہیں بلکہ ناجائز ہے۔

۲۷۵ ---- اگر کسی کو تین سے زیادہ متواتر چھینکیں آئیں تو سننے والے کو تین تک جواب دینا چاہئیے تین سے زیادہ کا نہ دینا چاہئیے۔

۲۷۶ ---- اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دینا واجب نہیں۔

۲۷۷ ---- چھینکتے وقت منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیا جائے اور آہستہ سے چھینکا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۷۸ ---- جب ڈکار آئے تو الحمد للہ علی کل حال کہا جائے اور ڈکار و چھینک آہستہ لی جائے اور جمائی میں آواز بلند نہ کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھینک زور سے لینا اور جمائی میں آواز بلند کرنا ناپسند اور برا ہے اور شیطان کے نزدیک اچھا اور پسندیدہ ہے۔

۲۷۹ ---- جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکنا ٹالنا چاہیے اگر نہ رک سکے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر لی جائے اور بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھی جائے یا نیچے کا ہونٹھ دانتوں میں جمائی لیتے وقت دبا لیا جائے کہ شیطان جمائی لینے اور ہاہا کرنے سے خوش ہوتا ہے اور منہ کھلا ہوا دیکھ کر منہ میں گھس جاتا ہے۔

۲۸۰ ----انگلیاں چٹکانا برا ہے----

(۱۲)

سونے جاگنے کے آداب

۲۸۱ ---- جب سونے کا ارادہ ہو تو پہلے بچھونا جھاڑ کر بچھاؤ پھر سیدھی کروٹ رخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر بسم اللہ کہہ کر لیٹو۔

۲۸۲ ---- لیٹتے وقت قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق و برب الناس اور آیۃ الکرسی اور وہ دعا (جو بچوں کے گلے میں ڈالنے کو

آگے لکھی جائے گی)، پڑھ کر بدن پر دم کرو، ہاتھوں پر پھونک کر تمام بدن پر جہاں جہاں ہاتھ پھیر سکو پھیرو کہ ہر آفت سے محفوظ ہوگے بلکہ تسبیح پڑھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے سو جاؤ کہ جس حالت میں سوگے اسی حالت میں تمہیں اللہ تعالیٰ اٹھائے گا۔

۲۸۳ ---- باوضو سونا مسنون ہے عبادت کا ثواب اتنی دیر ملتا ہے خواب سچی دکھائی دیتی ہے۔

۲۸۴ ----دوپہر کو بعد کھانا کھانے کے کچھ دیر سونا قیلولہ کرنا مسنون ہے۔

۲۸۵ ---- صبح اور عصر کے وقت سونا برا ہے۔

۲۸۶ ---- قبل عشاء سونا نہ چاہیے۔

۲۸۷ ----الٹے پیٹ کے بل نہ لیٹو کہ دوزخیوں کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے۔

۲۸۸ ---- اگر تہبند باندھے ہو تو ایک پاؤں کھڑا کر کے اور دوسرا اس پر رکھ کر اور قبلہ اور قرآن عظیم اور کتب حدیث و تفسیر و فقہ کی طرف پاؤں کر کے نہ لیٹو جب کہ وہ پیروں کے مقابل ہوں اور اگر پیروں سے اونچی یا مقابلہ سے ہٹی ہوئی تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۸۹ ---- پاکی کی حالت میں وضو کر کے سو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۹۰ ---- سوتے میں اگر کوئی خواب دیکھو تو جاہلوں اور عورتوں سے بیان نہ کرو کسی عالم یا کسی دین دار بزرگ سے کہو۔

۲۹۱ ---- سوتے میں اگر بد خوابی ہو اور آنکھ کھل جائے تو بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اعوذ پڑھ کر اور کروٹ بدل کر سو رہے اور اگر اچھی خواب دیکھے

تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے پھر چاہے کسی سے اس خواب کو کہنے یا نہ کہے۔

۲۹۲ ---- دو آدمی ایک چارپائی یا ایک جگہ پر مل کر نہ سو۔

۲۹۳ ---- جب لڑکا لڑکی سات برس سے زائد ہو جاتے تو اسے پاس نہ سلاؤ اور نہ کسی بھائی وغیرہ کے پاس سلاؤ بلکہ علیحدہ سلاؤ۔

۲۹۴ ---- جب سو کر اٹھو تو الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور پڑھو۔

۲۹۵ ---- جب سو کر اٹھو تو پہلے ہاتھ دھو، بے ہاتھ دھوتے کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالو، نہ لگاؤ۔

۲۹۶ ---- پھر استنجے وغیرہ سے فارغ ہو کر دانت مانجھو، مسواک کرو، منہ ہاتھ دھو، وضو کر کے نماز صبح پڑھو۔

۲۹۷ ---- منہ ہاتھ، رومال، تولیہ سے پونچھو، انگرکھے، کرتے کے دامن، ناپاک کپڑے سے نہ پونچھو-----

(۱۳)

پاخانہ پیشاب پھرنے کے آداب

۲۹۸ ---- جب پاخانہ جانے کا ارادہ کرو تو انگوٹھی وغیرہ جس پر نام الٰہی یا آیتہ قرآن عظیم کھدی ہو اور کھلی ہو غلاف میں ڈھکی چھپی نہ ہو پاس سے علیحدہ کرو۔

۲۹۹ ---- پاخانہ کے دروازہ پر پہنچ کر بسم اللہ اللھم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث پڑھ کر داخل ہو۔

۳۰۰ ---- پاخانہ میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں رکھو۔

۳۰۱ ---- جب پاخانہ کو بیٹھو تو بسم اللہ کہہ کر بیٹھو۔

۳۰۲ ---- (تنبیہ) اگر جنگل میں پاخانہ پھرنے کا اتفاق ہو تو پاخانہ کو بیٹھتے وقت بسم اللہ زبان سے، قبل ستر عورت کھولنے کے، کہو اور اگر پاخانہ میں داخل ہوتے وقت یا پاخانہ کو بیٹھتے وقت بسم اللہ بھول جاؤ تو یاد آنے پر دل میں کہو۔

۳۰۳ ---- جب بیٹھنے کے قریب ہو تو ستر عورت کھولو پہلے سے نہ کھولو۔

۳۰۴ ---- قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کو نہ بیٹھو۔

۳۰۵ ---- اگر بھول کر قبلہ رخ بیٹھ گئے ہو تو یاد آتے ہی دوسری طرف پھر جاؤ، اللہ تعالیٰ اس کے عوض تمہارے گناہ معاف فرماتے گا۔

۳۰۶ ---- اسی طرح اپنے بچوں کو بھی قبلہ کی طرف پاخانہ پیشاب کے لئے نہ بٹھاؤ۔

۳۰۷ ---- چاند و سورج کے سامنے بھی پاخانہ پیشاب نہ کرو۔

۳۰۸ ---- اگر میدان میں پاخانہ کی حاجت ہو تو آدمیوں کی نگاہوں سے دور جا کر، چھپ کر، آڑ میں بیٹھ کر پاخانہ پھرو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۳۰۹ ---- اگر دو یا زائد آدمی ایک جگہ پاخانہ پھر رہے ہوں جیسا کہ جنگل میں ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے پردہ کر لے اور پاخانہ پھرتے میں باتیں نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے۔

۳۱۰ ---- پاخانہ پھرتے میں بائیں پاؤں پر بیٹھو اور دہنے کو کھڑا رکھو۔

۳۱۱ ---- پاخانہ میں ننگے سر نہ جاؤ اور نہ پاخانہ پھرتے میں کھانسو، کھکارو اور نہ تھوکو، نہ ناک سنکو، نہ بلا ضرورت ستر عورت دیکھو اور نہ فضلہ کو دیکھو، نہ آسمان کی طرف دیکھو اور نہ بدن و کپڑوں سے کھیلو اور نہ دیر تک پاخانہ میں بیٹھو کہ بواسیر پیدا ہوتی ہے اور نہ پاخانہ میں بیٹھ کر اذان و سلام کا جواب دو اگر

چھینک آئے تو دل میں الحمد للہ کہو اور نہ پاخانہ میں امور آخرت و علم دین میں فکر و سوچ کرو۔

۳۱۲ ---- پھل دار، سایہ دار درخت کے نیچے اور راستہ میں اور صاف پانی میں خواہ جاری ہو یا ٹھہرا ہو اور نہر دریا کنوئیں تالاب کے کنارے اور مسجد و عید گاہ کے پہلو میں اور مقبرہ اور کھیت میں پاخانہ پیشاب نہ پھرو۔

۳۱۳ ---- جب پاخانہ سے فارغ ہو تو پہلے ڈیلوں سے استنجا کرو پھر تین بار پانی سے دھو کہ یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسندیدہ ہے۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ جب اہل قبا کی تعریف میں آیۃ نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون سا کام کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسندیدہ ہوا اور تمہاری تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے عرض کی ہم ڈیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرتے ہیں۔

۳۱۴ ---- استنجے کے لئے تین ڈیلے ہوں اور ایک دو سے حاجت روا ہو جائے تو بھی روا ہے۔

۳۱۵ ---- استنجایوں کیا جائے کہ گرمیوں میں پہلا ڈیلا آگے سے پیچھے کو اور دوسرا پیچھے سے آگے اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لاؤ اور عورت ہر موسم میں جاڑوں ہی کی طرح کرے پھر پانی سے استنجا کرو اور پہلے بیچ کی انگلی سے پانی ڈال کر آہستہ آہستہ ملو پھر دوسری انگلی پھر تیسری انگلی پھر چھنگلی لگاؤ اور تین مرتبہ دھو اور ہر بار کچھ دیر ٹھہرو کہ قطرے ٹپک جائیں، تین انگلیوں سے زائد اور پوروں انگلیوں کے سروں سے استنجا نہ کرو، پوری انگلیوں کے پیٹ سے کرو اور پہلے پاخانہ کے مقام کا پھر پیشاب کے مقام کا استنجا کرو۔

۳۱۶ ---- آب زم زم سے استنجا نہ کرو اور نہ کوئی نجاست کپڑے و بدن پر لگی ہوئی اس سے دھو کہ مکروہ و ناجائز ہے۔

۳۱۷ ---- بعد استنجے کے پاک کپڑے سے پاخانہ کا مقام پوچھو اور اگر کپڑا نہ ہو تو چند بار ہاتھ ہی سے پوچھو یہاں تک کہ سوائے تری کے پانی نہ رہے پھر زمین یا مٹی سے مل کر ہاتھ دھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۳۱۸ ---- ہڈی، گوبر، لید، مینگنی، کوئلہ، آدمی اور جانوروں کے کھانے کی چیزوں اور بلا اجازت غیر کی چیز سے اور ٹھیکری، پکی اینٹ، کانچ، شیشہ، بانس، لکڑی، درختوں کے پتوں اور کپڑے، بالوں اور قیمتی چیزوں اور روئی کاغذ سے استنجا نہ کرو (تنبیہ) کاغذ سے استنجا کرنا بے ادبی ہے اور بانس لکڑی سے بواسیر ہوتی ہے اور کپڑے اور روئی سے افلاس و فقر گھیرتا ہے۔

۳۱۹ ---- دہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرو۔

۳۲۰ ---- جب پاخانہ سے فارغ ہو کر باہر آؤ تو سیدھا پاؤں باہر رکھو اور الحمد للہ الذی اذهب عنی الاذی و عافانی کہو یا غفرانک کہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے فارغ ہو کر یہی فرمایا کرتے تھے۔

۳۲۱ ---- جب پیشاب پھرو تو نرم جگہ دیوار وغیرہ کی آڑ سے بیٹھ کر پھرو اگر زمین سخت ہو تو اسے کسی چیز سے کرید لو تاکہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر بدن اور کپڑوں پر نہ پڑیں۔

۳۲۲ ---- (تنبیہ) پیشاب وغیرہ نجاست کی چھینٹوں سے بہت بچنا اور احتیاط کرنا چاہئے کہ موجب عذاب قبر ہوتا ہے۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر ہو کر گزرے اور فرمایا یہ

دونوں عذاب دئے جا رہے ہیں اور کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دئے جا رہے ہیں بلکہ ایک ان میں پیشاب سے نہیں بچتا تھا یعنی اس کی چھینٹوں کی پرواہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا سخن چینی، چغل خوری کرتا تھا لہذا دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ پیشاب سے بچتے رہو، اس کی چھینٹوں سے احتیاط کرتے رہو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے اور بندہ سے قبر میں سب سے پہلے اسی کا حساب لیا جاتا ہے۔

۳۲۳---کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔

۳۲۴---جس طرف سے ہوا آتی ہو اس طرف پیشاب نہ کرو۔

۳۲۵---حمام و غسل خانہ، نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرو۔

۳۲۶---اونچی زمین کی طرف پیشاب نہ کرو کہ بہہ کر نیچے آئے۔

۳۲۷---کسی جانور کے سوراخ میں پیشاب نہ کرو۔

۳۲۸---پیشاب پھرتے میں دہنے ہاتھ سے ذکر کو نہ چھوؤ اور نہ دہنے ہاتھ سے استنجا کرو۔

۳۲۹---پیشاب پھرتے میں باتیں نہ کرو حتیٰ کہ اگر کوئی سلام کرے تو جواب نہ دو۔

۳۳۰---جہاں پاخانہ پھرنا منع ہے وہاں پیشاب پھرنا بھی منع ہے۔

۳۳۱---جب پیشاب پھر چکو تو ذکر کو بائیں ہاتھ سے تین بار مل کر جھاڑو تاکہ جو قطرہ باقی رہا ہو نکل جائے۔۔۔۔

(۱۴)

لیٹنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے، جانے آنے کے آداب

۳۳۲---جب کہیں بیٹھو تو جوتہ اتار کر بیٹھو اور جوتہ اپنے پاس رکھو۔

۳۳۳---بزرگوں کے روبرو ادب سے، دوزانو بیٹھو۔

۳۳۴---دھوپ میں نہ بیٹھو کہ مضر ہے۔

۳۳۵---آدھی دھوپ اور آدھی چھاؤں میں نہ بیٹھو اگر چھاؤں میں بیٹھے ہو اور پھر دھوپ آجائے تو وہاں سے دوسری جگہ چھاؤں میں جا بیٹھو۔

۳۳۶---دوزانو، چہار زانو، اکڑوں بیٹھو، پیٹھ کے پیچھے ہاتھ ٹیک کر نہ بیٹھو۔

۳۳۷---چت یا کروٹ سے لیٹو، اوندھے ہو کر، پیٹ کے بل نہ لیٹو۔

۳۳۸---راہ میں آہستہ باحرکت تمام قدرے تیزی کے ساتھ چلنا بہتر و افضل ہے اور بہت آہستہ ناتوانوں کی طرح بلا عذر چلنا اور بہت تیز دوڑ کر جھپٹ کر اضطراب کے ساتھ چلنا برا اور منع ہے۔

۳۳۹---راہ میں اطمینان سے نیچی نظر کئے چلو ادھر ادھر دیکھتے نہ چلو۔

۳۴۰---کوک پر ہاتھ دھر کر آرام لینا، کھڑا ہونا، مکروہ ہے۔

۳۴۱---اکڑ کر، اٹھلا کر، سینہ نکال کر، گردن اونچی کر کے نہ چلو۔

۳۴۲---جب گھر سے باہر جاؤ تو بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔

۳۴۳---بازاروں اور راستوں میں بے ضرورت نہ پھرو۔

۳۴۵---رات کو جب لوگوں کی آمد و رفت بند ہو جائے تو گھر سے باہر نہ جاؤ۔

۳۴۶---شروع دن میں سفر کو جاؤ اور شروع دن میں سفر سے واپس آؤ۔

۳۴۷ --- چند آدمی مل کر سفر کرو تو سب ایک جگہ ٹھہرو، جدا جدا نہ ٹھہرو۔
۳۴۸ --- بعد مطلب بر آری کے جلد گھر کو واپس آؤ۔
۳۴۹ --- گھنٹے دار سواری پر سفر نہ کرو۔
۳۵۰ --- سفر میں کتا ساتھ نہ لے جاؤ۔
۳۵۱ --- راہ میں اگر کوئی بھلا آدمی پیدل جاتا ملے اور تمہاری سواری میں جگہ ہو تو اسے سواری پر بٹھالو۔
۳۵۲ --- جہاں تک ہو سکے رات کو سفر سے گھر واپس نہ آؤ دن کو آؤ اور گھر میں آنے سے پہلے محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھو۔
۳۵۳ --- جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے مصافحہ اور معانقہ کرو کہ مسنون ہے۔
۳۵۴ --- سفر کو جاتے وقت اپنے دوستوں عزیزوں کو رخصت کرو اور یوں کہو میں نے تمہیں اللہ کو سونپا اور انھیں سلام کر کے روانہ ہو۔
۳۵۵ --- جب سفر سے واپس آؤ تو اپنے دوست احباب کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لاؤ۔
۳۵۶ --- جہاں تک ممکن ہو رات کو اکیلے سفر نہ کرو۔
۳۵۷ --- جمعرات کو سفر کرنا بہتر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعرات کے دن سفر کرنا محبوب و پسند تھا۔
۳۵۸ --- کہیں جانے آنے کے وقت بد شگونی بدفالی کسی چیز سے نہ لو اگر دل میں شک بھی گذرے جب بھی اس کام کو نہ چھوڑو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس کام کو کرو کہ حدیث میں بد شگونی لینے کی سخت برائی و ممانعت آئی ہے وہ اعمال و افعال مشرکین سے ہے، ہاں نیک فال لینے میں حرج نہیں ہے---

(۱۵)

بقاء نسل و تربیت اولاد کے آداب

۳۵۹ --- انسان کو حرام سے بچنے اور اولاد ہونے، نسل قائم رہنے اور امت محمدیہ بڑھانے کی غرض سے نکاح کرنا بھی مسنون و ضروری بلکہ ثواب ہے جب کہ مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور حرام میں مبتلا ہونے ظلم و جور کرنے کا خوف و اندیشہ نہ ہو کہ اگر باوجود مہر و نان نفقہ دینے پر قادر ہونے کے نکاح نہ کرے گا گنہ گار ہوگا۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں---- نکاح کرنا میری سنت ہے پس جو شخص اس پر عمل نہ کرے، اس سے اعراض کرے (نکاح نہ کرے) وہ مجھ سے نہیں ہے---- مسلمانوں کو حتی المقدور سنت پر عمل کرنے، نسل قائم رکھنے، امت محمدیہ بڑھانے، حرام سے بچنے کی نیت سے نکاح کرنا چاہیئے---- مجرد و بے نکاح نہ رہنا چاہیئے اگرچہ قرض لے کر ہی کریں کہ نکاح کے لئے قرض لینا بھی مستحب ہے، اللہ تعالیٰ ادا کرنے والا ہے۔
۳۶۰ --- نکاح باکرہ، بے بیاہی، خوبصورت، خوب سیرت، نیک، صالحہ، دین دار، شریف، زیادہ بچے جنے والی عورت سے کیا جائے تاکہ اولاد زیادہ ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بڑھے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادتی امت پر فخر فرمائیں گے۔
۳۶۱ --- بوڑھی، اپنی عمر سے زیادہ عمر والی اور بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو۔
۳۶۲ --- لانبی، دبلی اور ٹھگنی، بدصورت، بد خلق، فاسقہ زانیہ اور مردوں سے لڑنے والی، ان پر غالب آنے والی اور بچوں والی اور بیوہ عورت سے نکاح نہ کرو۔

۳۶۳---- رافضیہ، خارجیہ، وہابیہ، قادیانیہ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

۳۶۴---- جس عورت سے نکاح کرنے کا قصد ہو، پیغام نکاح دیا ہو، اسے دیکھنا جائز ہے غیر کو دیکھنا اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھ کر باتیں کرنا جائز نہیں۔

۳۶۵---- مسجد میں جمعہ کے دن نکاح کرنا مستحب ہے۔

۳۶۶---- مہر حسب حیثیت اور تھوڑا باندھنا چاہیئے کہ زیادہ مہر باندھنا ممنوع و مکروہ ہے----- حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر صرف چار سو مثقال چاندی، جس کے ایک سو آٹھ روپیہ انگریزی ہوتے، باندھا تھا اور یہی مہر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا باقی ازواج آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہر اس سے بھی کم چھتر روپیہ تھا سوائے حضرت خدیجہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کہ ان کا مہر ہزار روپے سے زائد تھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بعض کا مہر صرف پانچ درہم کی قیمت کے سونے کا بندھا----- سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی لڑکی کا نکاح ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صرف دو درہم مہر پر کیا۔

بہرحال آج کل کی طرح ہزاروں لاکھوں کا مہر باندھنا نہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تھا، نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دستور تھا، تو اِس قدر گراں مہر باندھنا خلاف سنت ہوا، مسلمانوں کو اس سے بچنا اور زیادہ مہر باندھنا نہ چاہیئے----- ہر کام میں اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پیروی کرنا چاہیئے----- حدیث میں ہے کہ خوبصورت و کم مہر والی عورت سب سے بہتر و اچھی ہے اور برکت والی وہی عورتیں ہیں جن کا مہر کم ہو اور بہتر مہر وہ ہے جس کا ادا کرنا آسان ہو۔

۳۶۷---- جو لوگ نکاح میں شریک ہوں وہ نکاح کے لیئے برکت کی دعا کریں بارک اللہ لک و بارک اللہ علیک کہیں اور بعد نکاح چھوہارے، شکر لٹائے جائیں۔

۳۶۸---- جب دلہن گھر میں آئے تو دولہا اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم انی اسئالک خیرھا و خیر ما جبلت علیہ و اعوذبک من شرھا و شر ما جبلت علیہ۔

۳۶۹---- بعد نکاح اہل برادری اور ملنے والوں کو حسب حیثیت دعوت کرنا جسے ولیمہ کہتے ہیں مسنون و ثواب ہے مگر جلد کیا جائے کہ ولیمہ میں جلدی کرنا بھی سنت ہے نکاح کی صبح کو یا دوسرے تیسرے روز ہونا چاہیئے ہفتہ سے زیادہ تاخیر مکروہ ہے۔

۳۷۰---- جب عورت سے صحبت کی جائے تو تنہائی میں پردہ کر کے کپڑا اوڑھ کر کی جائے بے پردہ و بے حجاب ننگے ہو کر نہ کی جائے۔

۳۷۱---- بسم اللہ کہہ کر صحبت کی جائے اور وقت صحبت اللھم جنبنا الشیطان مما رزقتنا کہا جائے کہ جو جماع کرتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس نطفہ کے بچے کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۷۲---- اور قبلہ رخ ہو کر جماع نہ کیا جائے۔

۳۷۳---- ہر ماہ کی پہلی رات اور پندرہویں شب اور اخیر شب جماع سے بچا جائے کہ ان راتوں میں شیاطین جمع ہوتے ہیں۔

۳۷۴---- جماع کرنے میں عورتوں کی شرمگاہ کو نہ دیکھا جائے کہ بینائی کم ہوتی ہے، جماع کرتے میں بات چیت نہ کی جائے کہ بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے۔

۳۷۵---- جماع کرنے میں عورت کی خواہش پر بھی نگاہ رکھی جائے اور وہ جب تک

فارغ نہ ہو جائے، جدا نہ ہو۔

۳۷۶ ---- بعد نکاح اول بار جماع کرنا واجب ہے پھر مسنون جو شخص اپنی جوان عورت سے بلا عذر چالیس روز چار ہے جماع نہ کرے وہ گنہ گار ہو گا۔

۳۷۷ ---اگر سوتے میں احتلام ہو تو بعد احتلام جماع نہ کیا جائے۔

۳۷۸ --- غیر عورتوں کا ذکر اپنی عورت کے آگے نہ کیا جائے۔

۳۷۹ ---- بعد جماع، مرد عورت کے اور عورت مرد کے راز اور پوشیدہ بات کو کسی پر ظاہر نہ کرے۔

۳۸۰ ---- مرد و عورت باہم نیک برتاؤ کریں، محبت و اتفاق سے رہیں، آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہیں، اگر مرد کو کسی نافرمانی اور گناہ کی بات پر عورت کو مارنے کا اتفاق ہو جیسے ترک نماز و روزہ اور غسل جنابت و زینت اور گھر سے بلا اجازت باہر جانا وغیرہ باتیں کہ جن میں شرعاً حد نہیں تو پہلے سمجھائے اگر نہ مانے تو خفگی کا اظہار کرے پھر نہ مانے تو چہرہ بچا کر مارے، چہرے پر نہ مارے ار اس طرح نہ مارے کہ بہت زیادہ دکھ درد پہنچے ہڈی وغیرہ اعضا پر صدمہ آئے نقصان ہو۔

۳۸۱ ---- جو آپ کھاؤ پہنو وہی عورت کو بھی کھلاؤ پہناؤ بلکہ کوئی اچھی چیز اکیلے نہ کھاؤ بلکہ کھانا بھی اکیلے نہ کھاؤ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ کھاؤ کہ جو شخص اپنے اہل و عیال کے ہمراہ کھانا کھاتا ہے اللہ تعالیٰ ان گھر والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۳۸۲--- عورتوں کو کوٹھی بالاخانہ پر نہ رکھو، انھیں لکھنا پڑھنا نہ سکھاؤ بلکہ قرآن عظیم پڑھاؤ اور زبانی مسائل نماز روزہ وضو و غسل حیض و نفاس وغیرہ بتاؤ سینا پرونا کاتنا تومنا وغیرہ کام جو عورتوں کے کرنے کے لائق ہیں سکھاؤ۔

۳۸۳ --- مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی بدخوئی اور بری عادت پر صبر کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مرد اپنی عورت کی بری عادت پر صبر کرتا ہے حضرت ایوب کے صبر کا سا ثواب پاتا ہے اور جو عورت اپنے مرد کی بری عادت پر صبر کرتی ہے آسیہ زن فرعون کا سا ثواب پاتی ہے اور سب میں. بہتر تم میں وہ شخص ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہو بھلائی اور اچھی عادت کے ساتھ پیش آتا ہو اور میں تم سب میں اپنے اہل کے ساتھ. بہتر ہوں۔

۳۸۴ --- اگر ایک سے زائد دو تین چار عورتیں ہوں تو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ کرو، سب کو برابر کھانے، پہننے، خرچ کو دو اور ہر ایک کے پاس ایک ایک روز رہو، ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو و مائل نہ ہو----- حدیث میں ہے جس شخص کے دو عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں برابری نہ کرے گا، انھیں ایک سا نہ رکھے گا بلکہ ایک کی جانب زیادہ مائل و راغب ہو گا اور دوسری کی طرف کم تو وہ قیامت کے دن ایک جانب جھکا ہوا اٹھے گا۔

۳۸۵ --- جب تک کہ روٹی کپڑے وغیرہ خرچ خانہ داری کی اچھی طرح سے قدرت و طاقت نہ ہو ایک عورت کے ہوتے دوسری، تیسری، چوتھی سے نکاح نہ کرو۔

۳۸۶ ----اگر کئی عورتیں ہوں تو سب کو الگ الگ گھر میں رکھو ایک گھر میں نہ رکھو۔

۳۸۷ --- عورتوں سے بے ضرورت زیادہ بات چیت نہ کرو اور نہ انھیں. بہت چھوٹے چھیڑو۔

۳۸۸ ---ایک عورت کے سامنے دوسری عورت سے صحبت اور بوس و کنار نہ کرو۔

۳۸۹ ---- زوج پر زوجہ کا روٹی کپڑا مکان وغیرہ خرچ خانہ داری حسب حیثیت دینا

واجب ہے اگر اس میں تنگی کرے گا گنہ گار ہوگا۔

۳۹۰ ---- عورت کو ہفتہ میں ایک بار اس کے ماں باپ کے یہاں اور سال میں ایک دفعہ دوسرے عزیزوں کے یہاں جانے دو، منع نہ کرو اس سے زیادہ آمد و رفت نہ کرنے دو۔

۳۹۱ ---- عورتوں کو غیروں میں اور شادی بیاہ کی خلاف شرع محفلوں میں جانے دینا گناہ ہے۔

۳۹۲ ---- عورت کو بے اجازت اپنے شوہر کے سوا ماں باپ کے اور کسی کے یہاں جانا گھر سے باہر نکلنا غیروں نامحرموں کے ساتھ سفر کرنا گناہ ہے۔

۳۹۳ ---- جب بچہ پیدا ہو تو اسے نہلا دھلا کر سفید اور پاک کپڑے میں رکھو اور اس کے دہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہو اور تھوڑا سا چھوارا گھس کر اور اگر چھوارا نہ ہو تو اور کوئی مٹھائی ذرا سی چبا کر اسے چٹاؤ کہ حضور یونہی کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس بچے کے دہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے گی وہ ام الصبیان سے محفوظ رہے گا اور اسے کسی شریف نیک صالحہ عورت کا دودھ پلاؤ اور سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے۔

۳۹۴ ---- اور ساتویں روز اس کا عقیقہ کر کے سر منڈا کر اچھا سا نام رکھو کہ قیامت کے دن وہ اسی نام سے پکارا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ نام رکھنا محبوب و پسند تھا اور برا نام رکھنا ناپسند تھا اگر کسی کا برا نام دیکھتے تو اسے بدل کر اچھا سا نام رکھتے چنانچہ بہت سے نام حضور نے بدل کر رکھے جن کا ذکر احادیث میں وارد ہے مثلاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ تھا، آپ نے اسے بدل کر جمیلہ رکھا۔

ایک شخص کا نام اصرم تھا آپ نے اس کا نام زرعہ رکھا۔ ایک کا نام مضطجع تھا آپ نے منبعث رکھا۔

۳۹۵ ---- سب سے اچھے اور پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ و عبدالرحمن وغیرہ جو اللہ کے ناموں کی طرف مضاف ہوں جیسے عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالسبحان ہیں اسی طرح محمد و احمد و حامد و محمود وغیرہ نام بھی اچھے اور اللہ کے نزدیک محبوب و پیارے ہیں اور جو ان کی طرف تشریفاً و تعظیماً مضاف ہوں وہ بھی جائز ہیں جیسے غلام محمد عبدالنبی غلام رسول وغیرہ فائدہ احادیث میں ہے کہ جو شخص اپنے لڑکے کا نام میری محبت کے باعث محمد رکھے گا وہ مع اس لڑکے کے میرے ساتھ جنت میں ہوگا اور جس گھر میں میرا ہمنام محمد و احمد ہوگا اس میں فقر و فاقہ داخل نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم پر لازم کیا ہے کہ میرے ہمنام کو دوزخ میں داخل نہ کرے اور جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو وہ اپنے لڑکے کا نام محمد رکھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ زندہ رہے گا لہذا حضور کے ناموں میں سے کوئی نام رکھنا اچھا ہے۔

۳۹۶ ---- مگر ایسے متبرک نام رکھ کر پھر انھیں بے ادبی سے چھوٹا کر کے پکارنا نہ چاہئے جیسے عزیزا، رحیما، محمدا، احمدا کہ اس طرح پکارنا گناہ ہے بلکہ اگر جان کر قصداً چھوٹا کر کے پکارا جائے تو کفر ہے لہذا اس سے بچنا لازم ہے اور سننے والے پر پکارنے والے کو منع کرنا واجب ہے۔ پس اگر احتیاط نہ ہو سکے تو ایسے نام نہ رکھے جائیں۔

۳۹۷ ---- اسی طرح جس کا نام محمد یا احمد ہو اسے برا نہ کہو اسے محروم نہ کرو اسے نہ مارو۔ اس کا اکرام کرو اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرو گویا اس کا ہر

طرح ادب و لحاظ کرو۔

۳۹۸ ---- بچہ اگرچہ مرا پیدا ہو جب بھی اس کا نام رکھ کر دفن کرنا چاہیئے، بے نام رکھے دفن نہ کیا جائے ورنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ شکایت کرے گا۔

۳۹۹ ---- بچے کے گلے میں یہ تعویذ لکھ کر ڈالنا چاہیئے انشاء اللہ وہ سوتے میں ڈرنے اور ام الصبیان و نظربد سے محفوظ رہے گا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شیطان و ھامۃ و من کل عین لامۃ و اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ و من شر عبادہ و من ہمزات الشیطان و ان یحضرون۔

۴۰۰ ---- بچے کے رونے سے دق و پریشان نہ ہو کہ بچہ کا رونا والدین کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے۔

۴۰۱ ---- بچے کا ساتویں روز عقیقہ کر کے نام رکھنا مسنون ہے۔

۴۰۲ ---- اگر ساتویں روز نہ ہو تو چودھویں روز اور چودھویں روز نہ ہو تو اکیسویں روز اسی طرح ساتویں روز کا لحاظ رکھیں۔ مگر بہتر و افضل ساتویں روز عقیقہ کرنا ہے۔

۴۰۳ ---- لڑکے کا عقیقہ دو بکروں پر اور لڑکی کا ایک بکری پر ہو جانور میں مذکر و مؤنث کی شرط نہیں جو مل جائے وہ ذبح کر دیا جائے۔

۴۰۴ ---- اگر دو جانور ذبح کرنے کی مقدرت نہ ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

۴۰۵ ---- عقیقہ کے وقت بچے کا سر منڈایا جائے اور جو بال اس کے سر پر سے اتریں ان کی برابر چاندی وزن کر کے خیرات کی جائے اور سر پر صندل یا زعفران گھس کر لگائی جائے۔

۴۰۶ ---- عقیقہ کے جانور کا حکم مثل قربانی کے جانور کے ہے یعنی بکری یک سالہ گائے دو سالہ ہو اس سے کم عمر کے جانور پر عقیقہ جائز نہیں اور تندرست، صحیح الاعضا ہو، دبلا کمزور کہ چلنے پر قادر نہ ہو اور لولا لنگڑا کان دم سینگ کٹا ہوا نہ ہو۔

۴۰۷ ---- قربانی کی طرح ایک گائے یا بھینس میں سات بچوں کا عقیقہ کرنا یا بعض کی قربانی اور بعض کا عقیقہ کرنا جائز ہے۔

۴۰۸ ---- عقیقہ کی کھال صدقہ کر دینا بہتر ہے اور اپنے کام میں لانا بھی جائز ہے مگر بیچنا اور اس کی قیمت اپنے صرف میں لانا جائز نہیں۔

۴۰۹ ---- عقیقہ کے جانور کا سر، سر مونڈنے والے کو اور ران دائی کو اگر وہ مسلمان ہوں دیا جائے اور باقی گوشت کے تین حصے کر کے ایک حصہ غربا کو دیں اور باقی اپنے کنبہ والوں دوستوں پڑوسیوں کو دیں۔

۴۱۰ ---- عقیقہ کا گوشت ماں باپ دادی دادا وغیرہ کو بھی کھانا درست ہے یہ جو مشہور ہے کہ وہ نہ کھائیں، محض غلط و بے اصل ہے شرعاً ممانعت نہیں ہے۔

۴۱۱ ---- عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں، جوڑوں پر سے ثابت جدا کی جائیں، گوشت بناتے وقت توڑی نہ جائیں اور بعد کو ان پر سے گوشت چھٹا کر دفن کر دیا جائے کہ اس میں بہتری و نیک فال ہے۔

۴۱۲ ---- جانور یہ دعا پڑھکر ذبح کیا جائے اللھم ھذہ عقیقۃ فلان ابن فلان دمھا بدمہ و لحمھا بلحمہ و عظمھا بعظمہ و شحمھا بشحمہ و شعرھا بشعرہ و جلدھا بجلدہ اللھم تقبل ھذہ العقیقۃ واجعلھا فداء لابن فلان من النار بسم اللہ اللہ اکبر اور دونوں جگہ فلاں ابن فلاں کی جگہ

اس بچے کا جو نام رکھا جائے اور اس کے باپ کا نام لیا جائے اور لڑکی ہو تو ابن کی جگہ بنت کہا جائے مثلاً زید ابن عمر و یا ہندہ بنت زید اور لڑکی کا عقیقہ ہو تو بدمہ کی جگہ بدمہا کہا جائے اور مذکر کی ضمیر کی جگہ دعائیں ہر جگہ مونث کی ضمیر پڑھی جائے۔

۴۱۳ ---- لڑکا ہونے پر زیادہ خوشی اور لڑکی ہونے پر افسوس نہ کرو کہ نہ معلوم اللہ تعالی نے لڑکے میں تمہارے لئے بہتری رکھی ہے یا لڑکی میں بلکہ لڑکی ہونے پر خوشی کرو اور اسے اچھی طرح محبت سے پالو پرورش کرو کہ تمہیں اس کے باعث جنت ملے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیکی حاصل ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ..... جس شخص کے دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں گی اور وہ انھیں اچھی طرح رکھے گا جب تک کہ وہ اس کے پاس رہیں گی تو وہ میرے پاس جنت میں ہو گا..... صحابہ کرام نے عرض کی..... اور ایک لڑکی یا رسول اللہ..... فرمایا..... اگر ایک ہوگی تو بھی میرے ساتھ جنت میں ہوگی۔

۴۱۴ ---- اگر بازار سے بچوں کے واسطے کوئی چیز لاؤ تو لڑکیوں کے واسطے خاص کر کے لاؤ اور لڑکوں سے پہلے لڑکیوں کو دو تاکہ وہ خوش ہوں کہ اللہ تعالی اس کے بدلے تم پر نظر رحمت فرمائے گا اور آتش دوزخ سے تمھیں بچائے گا۔

۴۱۵ ---- جب بچہ بولنے کے قابل ہو تو پہلے اس کی زبان سے کلمۂ طیبہ ادا کراؤ پھر اور کلمات خیر سکھاؤ۔

۴۱۶ ---- جب بچہ خوب بولنے باتیں کرنے لگے تو اچھی اچھی باتیں بتاؤ عمدہ عمدہ عادتیں جو بیان کی گئی ہیں سکھاؤ۔

۴۱۷ ---- اور جب پڑھنے کے قابل ہو تو اسے کسی نیک سیرت، پاک طینت معلم کے

سپرد کر کے لکھواؤ، پڑھواؤ، ادب تہذیب سکھاؤ اگر وہ لکھنے، پڑھنے، ادب سیکھنے میں کاہلی و سستی کرے تو تنبیہ و تاکید کرو، مار پیٹ کر پڑھواؤ، لکھاؤ، ادب سکھاؤ کہ علم و ادب سے بہتر دنیا میں کوئی ہنر نہیں..... یہ والد و ولد دونوں کو زندگی میں بھی مفید اور بعد موت بھی فائدہ مند ہوتا ہے..... حدیث میں ہے اولاد کو علم دین سکھا کر، قرآن عظیم پڑھا کر چھوڑنے سے آدمی بعد موت بھی نفع اٹھاتا ہے اور اس کا ثواب پاتا ہے اور ولد کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی ہے..... دوسری حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں اسے کچھ نفع نہیں دیتے مگر تین چیزیں صدقہ جاریہ، علم منتفع بہ، اولاد صالح۔

۴۱۸ ---- بچوں کو دوپہر اور شام کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو اور نہ چھت پر چڑھنے دو۔

۴۱۹ ---- جب بچہ چھ سات برس کا ہو تو اسے نماز پڑھنے کی ہدایت کرو یہاں تک کہ اگر وہ دس برس کا ہو جائے اور نماز پڑھنے میں کاہلی و سستی کرتا ہو تو مار کر نماز پڑھواؤ۔

۴۲۰ ---- جب بچہ نو دس سال کا ہو تو اسے علیحدہ سلاؤ، اپنے یا اور کسی کے پاس نہ سونے دو۔

۴۲۱ ---- بچہ میں جب قابلیت و طاقت ختنہ کی ہو جائے تو اس کا ختنہ کراؤ اور مستحب وقت ختنہ کا سات برس سے بارہ تک ہے اور جواز اس کا پیدا ہونے کے دن سے بلوغ تک ہے کہ بعض نے ساتویں دن اور بعض نے ساتویں سال اور بعض نے نویں سال اور بعض نے بعد دس سال کے تجویز کیا ہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا ساتویں روز اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تیرھویں سال ختنہ ہوا تھا۔

۴۲۲ ---- پیر کے دن بعد زوال ختنہ کرنا مسنون ہے۔

۴۲۳ ---- جب وہ بالغ ہو پندرہ سولہ برس کا ہو تو اس کا نکاح کر دو۔

۴۲۴ ---- اپنی تمام اولاد کو ایک نظر سے دیکھو، سب کو برابر ایک سار کھو اور جو چیز ہو سب کو برابر دو۔

۴۲۵ ---- اپنے مال جائداد اولاد میں سے کسی ایک کو دے جانا اور باقی کو محروم کرنا کچھ نہ دینا ناجائز ہے۔۔۔۔

(۱۶)

متفرق باتوں کے آداب

۴۲۶ ---- ہر کام بسم اللہ کہہ کر شروع کیا کرو ورنہ بے برکت ہوگا۔

۴۲۷ ---- ہر کام سیدھی طرف سیدھے ہاتھ سے شروع کیا کرو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیامن ہر کام میں محبوب و پسند تھا۔

۴۲۸ ---- جب کوئی چیز تقسیم کرو یا کسی کو دو تو اپنے سیدھے ہاتھ والوں سے شروع کرو اگرچہ وہ بائیں ہاتھ والوں سے کم درجہ ہوں۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو ایک پیالے میں لسی لائی گئی اور آپ کے دہنی طرف ایک بدوی اور بائیں طرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پی کر دینے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ابو بکر کو دیجئے پس آپ نے وہ پیالہ بدوی کو دے کر فرمایا دہنی جانب والوں کا حق ہے۔۔۔۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے ایک پیالہ میں کچھ لایا گیا اور آپ کی دہنی طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے تھے پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تھوڑا نوش فرما کر اس لڑکے سے پوچھا کہ کیا میں یہ پیالہ ان بوڑھوں کو دیدوں لڑکے نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پس خوردہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا پس آپ نے اس لڑکے کو وہ پیالہ عطا فرمایا۔

۴۲۹ ---- اچھے کام دہنے ہاتھ سے اور برے کام بائیں ہاتھ سے کیا کرو مثلاً کھانا پینا، دینا لینا وغیرہ کام دہنے ہاتھ سے اور استنجا کرنا، ناک صاف کرنا، نجاست وغیرہ دھونا، اٹھانا بائیں ہاتھ سے ہو۔

۴۳۰ ---- ہر کام راستی و آہستگی سے کرو، جلدی نہ کرو کہ آہستگی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور جلدی شیطان کی جانب سے ہے اور جلدی میں کام خراب ہوتا ہے اور آہستگی میں درست اور بہتر ہوتا ہے مگر اعمال آخرت میں جلدی کرنا ہی بہتر ہے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ دینی کام کہ انھیں فوراً کرنا چاہیے

۴۳۱ ---- ہر کام کا پہلے انجام سوچو اگر بخیر معلوم ہو کرو ورنہ نہ کرو۔

۴۳۲ ---- اگر تمھیں کوئی چیز ملے یا تمہاری کوئی حاجت پوری ہو تو خدا کا شکر کرو، الحمد للہ کہو۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار حمد کہنے سے اس نعمت کا شکر ادا ہوگا اور دو بار کہنے سے دوگنا ثواب ہوگا اور تین بار کہنے سے گناہ معاف ہوں گے۔

۴۳۳ ---- جب تمھیں کوئی چیز اچھی معلوم ہو تو اسے دیکھ کر ماشاء اللہ کہو، برکت کی دعا کرو، اللھم بارک فیہ پڑھو کہ اس میں برکت ہوگی اور نظر سے محفوظ رہے گی۔

۴۳۴ --- جب تمہارے ساتھ کوئی شخص نیکی کرے تو تم اس سے جزاک اللہ کہو۔

۴۳۵ --- اگر تم کسی کو دین میں اپنے سے اچھا پاؤ تو اس کی اقتدا کرو اور اگر دنیا میں کسی کو اپنے سے کم درجہ دیکھو تو شکر کرو، حمد الٰہی بجالاؤ، شاکر و صابر کا ثواب پاؤ گے۔

۴۳۶ --- اگر تم پر کوئی مصیبت پڑے یا کوئی رنج و غم ہو تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھو اللہ تعالیٰ رحم فرماتے گا۔

۴۳۷ --- جب تم کوئی بات یا کوئی چیز بھول جاؤ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو یاد آجاتے گی۔

۴۳۸ --- جب تمہارا کان بجے اس میں جھنجھنی ہو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرو اور درود پڑھو، جاتی رہے گی۔

۴۳۹ --- جب تمہارا پاؤں سو جاتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرو، ٹھیک ہو جاتے گا۔--- حضرت ابو شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جارہا تھا کہ راہ میں ان کا پاؤں سو گیا وہ چلنے سے بیٹھ گئے تو ان سے ایک شخص نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرو پس انھوں نے یا محمداہ کہا اور کھڑے ہو کر چل دیتے۔

۴۴۰ --- رات کو بسم اللہ کہہ کر دروازہ بند کیا کرو اور گھڑے برتنوں کو ڈھک دیا کرو کہ سال میں ایک رات آسمان سے وبا اترتی ہے اور شیاطین پھرتے ہیں اور کھلے برتنوں میں واقع ہوتے اور کھلے دروازوں میں گھس آتے ہیں، ڈھکے برتنوں، بند دروازوں میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور نہ انھیں کھول سکتے ہیں۔

۴۴۱ --- اپنے بڑوں کا ادب و لحاظ، بزرگوں کی تعظیم و توقیر کیا کرو کہ موجب خیر و

برکت ہے مثلاً باپ، دادا، بڑے بھائی وغیرہ بزرگوں کو نام لے کر نہ پکارو اور نہ عورت اپنے شوہر کو نام لے کر پکارے اور ان کے آگے نہ چلو، ان سے پہلے نہ بیٹھو، ان کے سامنے بے ادبی و گستاخی نہ کرو، ان کے ساتھ بے ادبانہ و گستاخانہ پیش نہ آؤ۔

۴۴۲ --- اسی طرح اپنے پیر، استاد، علمائے دین کی تعظیم و توقیر کیا کرو، ان کے آگے نہ چلو، ان کی جگہ نہ بیٹھو، ان سے پہلے نہ بیٹھو، ان سے پہلے کلام نہ کرو اگرچہ وہ عمر میں تم سے چھوٹے ہوں (جب پاخانہ کے مقام سے ہوا خارج ہونے کو ہو تو آہستہ سے خارج کرو اور اس پر ہنسو نہیں کہ خلاف ادب ہے)۔

۴۴۳ --- بے اجازت کسی کی چیز نہ لو۔

۴۴۴ --- ہمیشہ حق بات کہو حق کی طرفداری کرو اگرچہ لوگوں کو بری معلوم ہو۔

۴۴۵ --- اثنائے گفتگو میں نیک کلمہ بولو نیک بات کہو ورنہ چپ رہو۔

۴۴۶ --- اگر تم سے کوئی کسی امر میں مشورہ لے تو اسے نیک مشورہ دو اور اسے اپنے دل میں رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو۔

۴۴۷ --- گھر کو کوڑہ، جالے وغیرہ سے صاف و ستھرا رکھو کہ صفائی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

۴۴۸ --- بے کار و بے فائدہ باتیں اور کام نہ کرنا چاہئیں۔

۴۴۹ --- نابالغ، قریب البلوغ لڑکوں سے کلام نہ کرو، میل نہ رکھو کہ موجب فتنہ و باعث بدنامی ہے۔

۴۵۰ --- زیادہ ہنسنا برا ہے دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرے کی روشنی کھوتا ہے۔

۴۵۱ --- باتیں کرنے میں آواز بلند نہ کرو، چلا کر کلام مت کرو کہ اللہ تعالیٰ پست

آواز کو محبوب اور بلند آواز کو مکروہ رکھتا ہے۔

۴۵۲ ---- دل سے غنی رہو، فقیر نہ بنو اگرچہ واقع میں تنگ دست و فقیر ہو مگر فقر کو ظاہر نہ کرو۔

۴۵۳ --- شرم و حیا اختیار کرو، بے شرمی اور بے حیائی، بد زبانی اور فحش کلامی، گالیاں بکنا ترک کرو کہ حیا ایمان کی نشانی ہے اور بے حیائی، فحش کلامی دوزخ کی علامت ہے۔۔۔۔۔ حدیث میں ہے کہ حیا جنت میں ہے اگر وہ آدمی ہوتی تو نیک صالح مرد ہوتی اور فحش کلامی دوزخ میں ہے اگر وہ آدمی ہوتی تو برا آدمی ہوتی۔

۴۵۴ --- اگر کسی کو اپنے سے زیادہ مالدار کھاتا پیتا اچھے حال میں دیکھو تو اپنے سے برے حال والے پر نظر کر کے دل کو سمجھاؤ۔

۴۵۵ --- عوام، جہال میں بیٹھ کر بے ضرورت کلام نہ کرو۔

۴۵۶ ---- عوام سے ہنسی مذاق نہ کرو۔

۴۵۷ --- دکانوں پر نہ بیٹھو۔

۴۵۸ --- روزانہ کسی کے یہاں نہ جاؤ۔

۴۵۹ ---- سسرال میں زیادہ نہ جایا کرو۔

۴۶۰ ---- اپنی عزت و توقیر آپ کرو۔

۴۶۱ ---- اہل علم سے زیادہ صحبت رکھو۔

۴۶۲ ---- فقیروں سے ترش روئی سے بات نہ کرو اور نہ انھیں جھڑکو۔

۴۶۳ ---- بہت سا نہ ہنسا کرو کہ قلب مردہ ہو گا۔

۴۶۴ ---- حتی الوسع بازار میں سودا خریدنے، بیچنے نہ جاؤ۔

۴۶۵ ---- سڑی پاگلوں سے بات چیت نہ کرو۔

۴۶۶ ---- لالچ نہ کیا کرو۔

۴۶۷ ---- بخل سے بچا کرو۔

۴۶۸ ---- ہمیشہ سچ بولا کرو، جھوٹ بولنا بہت برا اور بڑا گناہ ہے، جھوٹ بولنے والے پر لعنت نازل ہوتی ہے۔

۴۶۹ ---- زیادہ کلام کرنا برا اور چپکا رہنا اچھا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے منہ میں پتھریاں ڈالے رہتے تھے تاکہ زیادہ کلام نہ کر سکیں۔

۴۷۰ ---- پاخانہ، غسل خانہ میں، جماع کرتے میں، جنازے کے ساتھ چلتے میں، مسجد میں، بعد فجر تا طلوع اور بعد عصر تا غروب اور بعد عشا باتیں نہ بکر نا چاہئیں مگر بضرورت شدیدہ یا دینی بات اور پہلے دو میں بالکل جائز نہیں۔۔۔۔۔ امیر المومنین عمرو بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ کو کوتوال شہر نے بعد عشا پہچانا نہیں گرفتار کر لیا اور صبح تک قید رکھا مگر انھوں نے اپنے نفس پر قید قبول کی اور بعد عشا کلام کرنا اور یہ کہہ دینا کہ میں خلیفہ ہوں پسند نہ کیا۔

۴۷۱ ---- آپس میں ہنسی مذاق بہت سا نہ کرو بطور مزاح و خوش طبعی کسی وقت کر لینے میں حرج نہیں مگر جھوٹ اور لغو باتوں سے خالی ہو۔

۴۷۲ ---- غیر عورت کو بنظر شہوت دیکھنا چھونا حرام ہے۔

۴۷۳ --- بے ضرورت کسی کا ستر عورت دیکھنا حرام و گناہ ہے۔

۴۷۴ --- اپنا ستر کھولنا ننگا ہونا اگرچہ تنہا جگہ میں ہو نہ چاہئے اور غسل خانہ میں ننگا ہو کر نہانا بھی نہ چاہئے کپڑا باندھ کر نہاتے۔

۴۷۵ --- اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ کی مقدار کسب کرنا، محنت مزدوری کرنا واجب ہے اور اس سے زائد مباح ہے اور باوجود قدرت و طاقت علی الکسب سوال کرنا، بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے۔ کاہلی اور سستی یا عار و

شرم کی وجہ سے کوئی پیشہ نہ کرنا، محنت مزدوری نہ کرنا برا ہے کہ بڑے
بڑے انبیا۔ اولیا۔ صحابہ و ائمہ و علما صلوۃ اللہ و سلامہ علیہم کسب کیا کرتے
تھے اور سب سے بہتر کسب تجارت پھر کھیتی پھر اور پیشہ ہیں۔

۴۷۶ --- مرغ بازی، بٹیر بازی، کبوتر بازی، پتنگ بازی کرنا، تاش، گنجفہ، شطرنج،
چوسر، پچیسی کھیلنا، بندر نچانا، میڈھے تیتر لڑانا، طبلا سارنگی، ستار الغوزہ
نفیری وغیرہ بجانا اور ان کے سوا دوسرے کھیل تماشے کرنا تھیٹر، سرکس،
بائیسکوپ وغیرہ تماشے کرنا اور دیکھنا ممنوع و ناجائز ہیں۔

۴۷۷ --- ورزش کرنا، کشتی لڑنا، دوڑنا، بلا بدلے کے جائز ہے۔

۴۷۸ --- مال ضائع اور فضول خرچ کرنا ناجائز ہے۔

۴۷۹ --- گھروں میں مورتیں، تصویریں نہ رکھو۔

۴۸۰ --- قبلہ کی طرف نہ تھوکو۔

۴۸۱ --- قبرستان میں نہ ہنسو۔

۴۸۲ --- تواضع و انکساری اختیار کرو بڑا مرتبہ پاؤ گے۔

۴۸۳ --- تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو تم اسے معاف کرو اور اس کے ساتھ
بھلائی کرو۔

۴۸۴ --- غیظ و غضب نہ کرو، غصہ کو کھاؤ کہ عذاب سے محفوظ رہو گے اور بڑا مرتبہ
پاؤ گے۔

۴۸۵ --- بلا و مصیبت اور بیماری کے وقت صبر کیا کرو بڑا ثواب اور صابرین کا مرتبہ
پاؤ گے۔

۴۸۶ --- کسی پر ظلم نہ کرو ورنہ عذاب پاؤ گے اور تمہاری نیکیاں مظلوم کو دے
دی جائیں گی۔

۴۸۷ --- ظالم کی مدد و اعانت نہ کرو۔

۴۸۸ --- اگر کسی مسلمان کو برا، خلاف شرع کام کرتے دیکھو تو اسے منع کرو اور
اگر منع نہ کر سکو تو دل میں برا جانو۔

۴۸۹ --- ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دوسرے مسلمان کو نیک کام کا حکم کرے
اور برے سے منع کرے۔

۴۹۰ --- بدعتی، گمراہ، فاسق و فاجر کی عزت و توقیر نہ کرو، ان کی مدح اور تعریف نہ
کرو کہ عرش ہلتا اور اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے۔

۴۹۱ --- اولاد کا منہ چومنا، پیشانی پر بوسہ دینا اور ماں باپ کی پیشانی پر بوسہ دینا جائز
ہے۔

۴۹۲ --- علما و مشائخ اور سادات کرام اور متقی، متورع کے ہاتھ چومنا جائز ہیں علاوہ
ان کے ناجائز ہیں۔

۴۹۳ --- گری ہوئی روٹی اٹھا کر چومنا جائز ہے.....